عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد ۱۲ / شمارہ ۲۶ / بتاریخ ۳ تا ۹ / دسمبر ۱۹۹۳ء

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغمبرانہ کام

مناقب چار یار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

امیر المومنین

خلیفہ اول

سیدنا

ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالےٰ عنہ

مرکزی ناظم اعلیٰ کا وزیر اعظم کے نام خط

فتنہ قادیانیت

پنجتن پاک اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو صاحبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا وزیر اعظم کے نام کھلا خط

بسم اللہ الرحمان الرحیم ○

بخدمت جناب محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ وزیر اعظم پاکستان

السلام علیکم مزاج گرامی

گزارش ہے کہ کنور ادریس نامی قادیانی جو پہلے مختلف عہدوں چیف سیکریٹری سندھ' وفاقی سیکریٹری پیٹرولیم پر براجمان رہا ہے' ایک سکہ بند جنونی اور متعصب قادیانی ہے۔ اب یہ لاہور میں اپنا تبادلہ کرا کر بینکرز ایکویٹ نیشنل انوسٹمنٹ ٹرسٹ کے عہدوں پر مینجنگ ڈائریکٹر کے طور پر کام کر رہا ہے۔

کنور ادریس قادیانی کی ملازمت ۲۸ر نومبر ۱۹۹۳ء کو ختم ہو رہی ہے' یہ اپنی مدت ملازمت میں دو سال کی توسیع کے لئے کاوش کر رہا ہے۔ توسیع مدت ملازمت کا کیس آپ کے پاس بھجوا چکا ہے۔ آپ سے یہ امر مخفی نہ ہوگا کہ ہر قادیانی عقیدتاً" قادیانی مفادات کا نقیب ہوتا ہے۔ قادیانی سازش کے ہاتھوں اسلامیان پاکستان سخت پریشان ہیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ کنور ادریس قادیانی کو ۲۸ر نومبر کو ملازمت کی مدت ختم ہونے پر سبکدوش کر کے اس مار آستین سے اسلامیان پاکستان کی جان چھڑائی جائے۔ یہ امر آپ کی فوری توجہ کا طالب ہے۔ امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

والسلام

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' پاکستان

حضوری باغ روڈ' ملتان

مرکزی ناظم اعلیٰ کا اے بی مرزا اینڈ کمپنی کے نام خط

بسم اللہ الرحمان الرحیم ○

بخدمت جناب اے بی مرزا اینڈ کمپنی کراچی

جناب عالی!

گزارش ہے کہ ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۳ء کو سروسز انٹرنیشنل ہوٹل لاہور میں چیف کیسٹ کے لئے آپ کی کمپنی نے انٹرویو کیا۔ آپ کی کمپنی سعودی عرب SCECO کے لئے آدمی بھجوانا چاہتی ہے' طاہر احمد قادیانی نے بھی اس میں انٹرویو دیا۔ طاہر احمد قادیانی تھرمل پاور اسٹیشن گدو میں بطور جونیئر کیسٹ کام کرتا ہے۔ یہ سکہ بند متعصب جنونی قادیانی ہے۔

سعودی عرب میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ قرآن و سنت کی رو سے قادیانی بوجہ کافر ہونے کے حرمین شریفین نہیں جاسکتے۔ یہ کہ سعودی عرب میں قادیانی چلے جائیں تو یہ اسرائیل کے لئے مخبری کا کام کرتے ہیں اور مزید یہ کہ اس طرح پاکستان اور سعودیہ میں غلط فہمی اور تعلقات باہمی خراب ہوسکتے ہیں۔ لہٰذا آپ سے استدعا ہے کہ اس پوسٹ کے لئے طاہر قادیانی کو منتخب نہ کیا جائے تاکہ سعودی عرب کے قوانین کی خلاف ورزی نہ ہوسکے۔

امید ہے کہ اس خالصتاً" آئینی و دینی نکتہ نظر سے آپ مسلمانوں کے اس اضطراب کو محسوس فرما کر مطلع فرمائیں گے کہ اسے اپ سلیکٹ نہیں کر رہے۔ امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

والسلام

(مولانا) عزیز الرحمٰن جالندھری

مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' پاکستان

حضوری باغ روڈ' ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۲ ● شمارہ نمبر ۲۶ ● بتاریخ ۱۵ تا ۲۱ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۴ھ ● بمطابق ۳ تا ۹ دسمبر ۱۹۹۳ء

اس شمارے میں

۱۔ وزیر اعظم کے نام ایک خط ———— ۲
۲۔ اللہ جل جلالہ (حمد) ———— ۴
۳۔ پنجتن پاک اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو (اداریہ) ———— ۵
۴۔ اسلام اور محمد رسول اللہؐ کا پیغمبرانہ کام ———— ۸
۵۔ خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیقؓ ———— ۹
۶۔ تہذیب جس کا سرچشمہ دین ہے ———— ۱۲
۷۔ مناقب چار یار رضوان علیہم اجمعین ———— ۱۴
۸۔ آغا شورش کاشمیریؒ کی بے مثال شخصیت ———— ۱۶
۹۔ ایک حقیقت پسند اور جذباتی مرزائی ———— ۱۷
۱۰۔ اخبار ختم نبوت ———— ۱۸
۱۱۔ انڈا۔ پروٹین کا خزانہ (طب و صحت) ———— ۲۱
۱۲۔ سپریم کورٹ آف پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ (تیسری قسط) ———— ۲۲

سرپرست
مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول
عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

مرتب
حافظ محمد حنیف ندیم

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

[illegible]
خوشی محمد انصاری

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

اندرون ملک چندہ
سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

بیرون ملک چندہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۷۵ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۳۳
کراچی پاکستان ارسال کریں

پبلشر: عبدالرحمن باوا ○ طابع: سید شاہد حسن ○ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت: ۱۰۳ پریڈو لائن کراچی

اللہ جل جلالہ

از۔ سید محبوب الحسن نقویؒ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
آؤ گائیں اچھا گانا
غیر کو اس کے دل میں نہ لانا
اس نے کیا ہے ہم کو پیدا
اس نے دیا ساماں راحت کا
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
لے کر سعید اب نام خدا کا
اس کو جگاؤ جو ہے سویا
پڑھ لو صبح کا فرض دوگانہ
ہے نہیں غفلت کا یہ زمانہ
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
ہاتھ اٹھاؤ وقت دعا ہے
ابر رحمت چھایا ہوا ہے
دیکھو وہ اب جھم جھم برسا
جم جم برسا جم جم برسا
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
داغ گناہ کو اس سے دھو لو
بہر خدا اب آنکھیں کھولو
شرم گناہ سے رو لو رو لو
بخشش حق کے موتی رو لو
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
جس نے لطف رب کو کھویا
دین اور دنیا سب کچھ کھویا
صبح کا روشن تارا نکلا
قدرت حق نے چولا بدلا
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ
اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

پنجتن پاک اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو صاحبہ

وزیر اعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے ایک کانفرنس کے نام پیغام میں کہا ہے کہ:

"وہ پنجتن پاک کی پیروکار ہیں' ان کی موجودہ کامیابی پنجتن پاک کی مرہون منت ہے۔ یہ کامیابی دراصل ان کے پنجتن پاک سے گہرے تعلق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔"

(امن کراچی ۱۸ نومبر ۱۹۹۳)

اسی تاریخ کے روزنامہ جنگ کراچی کے مطابق وزیر اعظم نے کہا:

"میری کامیابی حضور نبی کریم ؐ کی بیٹی حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے گہرے قلبی لگاؤ کی وجہ سے ممکن ہوئی ہے۔ حضرت سیدہؓ کی سیرت ایک کامل نمونہ ہے...... میرا یہ پختہ عقیدہ رہا ہے کہ عالم اسلام کی تمام خواتین خاتون جنت کی ذات کو مشعل راہ بنا کر اپنی مشکلات پر قابو پا سکتی ہیں۔"

وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اس وقت جو سیاست کر رہی ہیں' وہ اپنے والد جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے نام پر کر رہی ہیں لیکن انہوں نے اپنے جن مذہبی نظریات اور عقیدے کا اظہار کیا ہے وہ ان والد کے نظریات اور عقیدے سے سراسر بغاوت ہے۔ پنجتن پاک کو بھی مسلمان مانتے ہیں' تاہم جب یہ لفظ بولا جاتا ہے تو ایک خاص مذہب کی علامت اور پہچان سمجھا جاتا ہے۔ بے نظیر بھٹو پہلے بھی وزیر اعظم کے منصب پر فائز رہ چکی ہیں لیکن انہوں نے کھل کر اپنے مذہب کا اظہار پہلی مرتبہ کیا ہے۔

انہوں نے خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی سیرت کو ایک کامل نمونہ اور ان کی ذات گرامی کو خواتین کے لئے مشعل راہ بتایا ہے لیکن جب ہم وزیر اعظم کی ذات کو دیکھتے ہیں تو ان کا یہ بیان "دیگراں را نصیحت خود را فضیحت" کا مصداق نظر آتا ہے۔ انہیں پہلے خود اپنی ذات کو سیرت فاطمہؓ کے سانچے میں ڈھالنا چاہئے' پھر دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کرنی چاہئے۔ حضرت سیدہؓ کی ذات تو وہ ذات تھی کہ انہوں نے اپنی وفات سے پہلے یہ وصیت کی تھی کہ میرا جنازہ دن کو نہیں رات کو اٹھایا جائے تاکہ میرے جنازے پر کسی غیر محرم کی نظر نہ پڑسکے۔ اس کے برعکس وزیر اعظم دعویٰ تو حضرت سیدہ فاطمہؓ کی محبت کا کر رہی ہیں لیکن وہ پردے کے مفہوم سے ہی ناآشنا ہیں۔ کیا اسے حضرت سیدہؓ سے گہرے تعلق کا منہ بولتا ثبوت کہا جا سکتا ہے؟

علاوہ ازیں ایک طرف وہ پنجتن پاک سے محبت و تعلق کا اظہار کر رہی ہیں لیکن دوسری طرف ان کے اردگرد ایسے افراد گھیرا ڈال چکے ہیں' جنہیں ہم پنجتن پاک کا دشمن کہیں تو صحیح ہوگا مثلاً "ملحد' بے دین' سیکولر ذہنیت کے حامل' قادیانی نواز حتیٰ کہ خود قادیانی ان میں سرفہرست ہیں۔ سیکولر ذہن کے افراد کا تو کوئی مذہب ہی نہیں ہوتا جبکہ قادیانیت ایک مذہب اور عظیم فتنہ ہے' جو ملک و ملت کا دشمن ہے اور یہ ٹولہ ایسا ٹولہ ہے جو پنجتن پاک کا گستاخ ہے۔ ہم وزیر اعظم کو وہ قادیانی ٹولے کی حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے خود ان (قادیانیوں) کی کتابوں سے چند حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ خود محمد رسول اللہ ہے (معاذ اللہ) چنانچہ اپنی کتاب "ایک غلطی کا ازالہ" کے آخر میں لکھا:

"محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ اس آیت میں خدا نے میرا نام محمد رکھا اور رسول بھی۔"

جبکہ مرزا کے پیروکاروں کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ کر ہے (معاذ اللہ) 'جس کا اظہار قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی نے یوں کیا ہے:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

سوچئے! ایک بھوبھوچے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شان میں بڑھایا جارہا ہے۔ کیا یہ حضورؐ کی توہین اور گستاخی نہیں؟
وزیراعظم نے جن کو پنجتن پاک کہا ہے' ان کے نام نہیں لئے۔ ان کے اسماء گرامی انہی کے ہم مذہب کسی شاعر اس شعر میں بیان کئے جاتے ہیں۔

از خدا پیدا شد ایں پنجتن
محمدؐ است و علیؓ فاطمہؓ حسینؓ و حسنؓ

یعنی خدا کے نور سے پانچ تن پیدا ہوئے ہیں۔
1 سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ 2 سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ 3 حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا۔ 4 حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ 5 سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
ان میں سرفہرست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے کہ یہ پانچ تن واقعی خدا کے نور سے پیدا ہوئے ہیں یا نہیں۔ اس لئے کہ اس سے بحث در بحث کا دروازہ کھل جائے گا۔ تاہم اتنا ضرور کہیں گے کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے وجود کا ٹکڑا یعنی بیٹا کہتے ہیں اور مرزا قادیانی کا بھی ایک "الہام" ہے۔

"انت منی وانا منک۔ تو مجھ سے میں تجھ سے۔"

یعنی خدا مجھ سے ہے اور میں خدا سے ہوں۔ بتایئے! شعر مذکورہ میں بیان کئے گئے عقیدے' عیسائیوں کے عقیدے اور مرزا قادیانی کے بیان کئے گئے نظریات اور عقیدے میں کوئی فرق رہ جاتا ہے؟
خلیفہ رابع امیر المومنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں ارشاد نبویؐ ہے کہ تو میرے نزدیک ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک حضرت ہارون علیہ السلام۔ البتہ (ان کے بعد سلسلہ نبوت جاری تھا) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اپنا بھائی کہا۔ یہ کتنا بڑا اعزاز ہے جو تعلق نبوت سے حضرت علیؓ کو ملا۔ اس وقت تصوف و طریقت کے جو سلسلے چل رہے ہیں ان میں اکثر کا سلسلہ حضرت علیؓ سے جا کر ملتا ہے اور پھر حضرت علیؓ کو علم کا دروازہ قرار دیا لیکن ملعون ازلی' دجال قادیانی' حضرت علیؓ کے بارے میں یہ لکھتا ہے:

"پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو' اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (مرزا قادیانی) تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی (حضرت علیؓ) کی تلاش کرتے ہو۔"
(ملفوظات احمدیہ ج ا ص ۱۳۱)

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ سرکار دوعالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر اور جنت کی نوجوان عورتوں کی سردار ہیں' مرزا قادیانی ان کے بارے میں یہ بکواس کرتا ہے:

"حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں (یعنی حضرت فاطمہؓ کی اولاد ہوں۔ نعوذ باللہ۔"
(ایک غلطی کا ازالہ ص ۹ مصنفہ مرزا قادیانی)

کشفی حالت' نیم بیداری کی حالت ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ نیم بیداری کی حالت میں انہوں نے میرا سر اپنی ران پر رکھا۔ وزیراعظم صاحبہ انصاف کا دامن تھامتے ہوئے اور ٹھنڈے دل و دماغ سے یہ سوچیں کہ کیا حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی اس سے بڑھ کر اور کوئی توہین ہو سکتی ہے؟ اور اگر کوئی شخص کسی کی ماں' بہن یا بیٹی کے بارے میں یہ الفاظ کہتا ہے تو کیا وہ شخص اس کی یہ بات برداشت کرلے گا؟
جہاں تک سیدنا حضرت حسینؓ کی ذات گرامی کا تعلق ہے' ان کے بارے میں مرزا قادیانی شرم و حیا کی تمام حدود پھلانگ گیا۔ اس کا مشہور شعر ہے۔

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح ص ۹۹)

یعنی میری ہر وقت کربلا کی سیر رہتی ہے' حسین جیسے تو سو (۱۰۰) میرے گریبان میں پڑے ہوئے ہیں (معلوم)۔

یہیں پر بس نہیں کیا' ایک اور کتاب دافع البلاء ص ۱۳ پر لکھتا ہے:

"اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے (یعنی مرزا) کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔"

اس میں مرزا قادیانی نے اپنی پلید ذات کو سیدنا حضرت حسینؓ سے بڑھ کر بتایا ہے' جو عظیم ترین گستاخی ہے (ہم نے مرزا قادیانی کے بارے میں پلید کا لفظ استعمال کیا۔ ہو سکتا ہے کہ اس پر مرزائی حضرات چڑیں اور ناک بھوں چڑھائیں لیکن ہم کیا کریں اس نے اپنے بارے میں خود یہ کہا ہے ۔ کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں۔ ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار یعنی میں آدمی کا بچہ ہی نہیں ہوں بلکہ بشر کی نفرت اور شرم کی جگہ ہوں) شیعہ حضرات' حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر اور ماتم کو عبادت سمجھتے ہیں لیکن مرزا قادیانی کیا کہتا ہے:

"تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو انکار کرتا ہے' پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔"
(اعجاز احمدی ص ۸۲)

قبل ازیں اسی کتاب اعجاز احمدی میں لکھا:

"اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (یعنی مرزا) نے امام حسنؓ اور امام حسینؓ سے اپنے تئیں اچھا سمجھا اور میں کہتا ہوں کہ ہاں اچھا سمجھا۔"

(ص ۱۱)

وزیر اعظم صاحبہ یہ بھی دیکھیں کہ ان کے نزدیک تو پنجتن پاک وہ ہیں جن کا ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے لیکن مرزا قادیانی کن کو پنجتن پاک سمجھتا ہے اسے بھی ملاحظہ کریں۔ مرزا قادیانی کہتا ہے۔

مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر ایک بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو نسل سیدہ ہیں
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے

(در ثمین ص ۴۵)

ان اشعار میں مرزا قادیانی نے اپنے پانچ بیٹوں کو حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا کی نسل سے کہا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ پنجتن کا جو لفظ عام مشہور ہے وہ انہی پانچوں سے بنا ہے۔ ہم بحث کو طول دینا نہیں چاہتے بلکہ وزیر اعظم صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا مذکورہ حوالوں میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم' سیدنا حضرت علیؓ' سیدہ فاطمۃ الزہرا' سیدنا حسنؓ اور سیدنا حسینؓ کی صریح توہین اور گستاخی ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر انہیں چاہئے کہ وہ یا تو پنجتن پاک کی عقیدت و محبت کا دعویٰ چھوڑ دیں۔ ورنہ:

1. قادیانیوں کو سول اور فوج کے تمام کلیدی عہدوں سے الگ کریں خصوصاً" حساس عہدوں کے تو نزدیک بھی نہ پھٹکنے دیں۔

2. ان کے والد مرحوم نے ۱۹۷۴ء کے آئین میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے' قادیانیوں نے جسے ابھی تک تسلیم نہیں کیا' یہ آئین سے بغاوت ہے۔ ان کے خلاف بغاوت کا مقدمہ چلا کر عبرت ناک سزا دی جائے۔

3. قادیانیوں کے لئے شعائر اللہ اور اسلامی اصطلاحات کا استعمال ممنوع ہے' وہ اپنی عبادت گاہ جنہیں عرف عام میں مرزائے کہا جاتا ہے' ان کی ہیئت اور مشابہت مسلمانوں کی مساجد کی طرز پر نہیں رکھ سکتے۔ وہ مسلمانوں کو دھوکہ اور فریب دینے کے لئے مساجد کی طرز پر مرزائے تعمیر کرتے ہیں' انہیں اس سے روکا جائے اور جو مرزائے انہوں نے بنا رکھے ہیں' ان کی صورت تبدیل کرائی جائے۔

4. ربوہ اور ملک میں ان کے بے شمار رسائل و جرائد شائع ہو رہے ہیں' جن میں وہ اسلامی شعائر و اصطلاحات کا استعمال کرتے ہیں اور ان کے ذریعے تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے پریس ضبط اور رسائل و جرائد کے ڈیکلریشن منسوخ کئے جائیں۔

5. قادیانی حکومت اور دنیا پر دباؤ ڈالنے کے لئے اپنی تعداد بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں' اس لئے ان کی مردم شماری کرائی جائے۔

6. وہ ملک میں ہونے والے عام انتخابات کا بائیکاٹ صرف اس لئے کرتے ہیں کہ انہیں غیر مسلم اقلیت کیوں قرار دیا گیا ہے۔ وہ خود کو مسلمان اور پاکستان کے بارہ کروڑ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ وزیر اعظم صاحبہ بھی قادیانی عقیدے کے مطابق کافروں میں شامل ہیں' اس لئے ووٹر لسٹوں میں ان کے نام درج کرائے جائیں اور ان کی غیر مسلم حیثیت کو اجاگر کیا جائے۔

7. ربوہ دہشت گردی کا اڈہ' غیر قانونی اسلحے کا مرکز' یہود و ہنود اور مغربی سامراج کے ایجنٹوں اور جاسوسوں کی آماجگاہ ہے۔ وہاں آپریشن کلین اپ کر کے ربوہ کی اصل حقیقت کو منظر عام پر لایا جائے۔

8. اگر کسی طریقے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں اضافہ ہو تو یہ کتنی خوشی کا مقام ہے۔ ربوہ کی زمین قادیان کی رائل فیملی کی ملکیت ہے وہ لیز ختم کی جائے اور ربوہ کے مکینوں کو حقوق ملکیت دیئے جائیں تاکہ وہ رائل فیملی کے چنگل سے نکل کر حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں۔

9. قادیانیوں نے اپنی تبلیغ کے لئے' جو قانوناً" ممنوع ہے' ڈش اینٹینا کا سہارا لیا ہے' اس لئے ڈش اینٹینا پر پابندی لگائی جائے۔ اس کے ذریعے قادیانی جو فحاشی پھیلا رہے ہیں' وہ بھی خود بخود بند ہو جائے گی۔

10. ایک عرصہ سے پاکستان کے عوام ربوہ کا نام سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پر "صدیق آباد" رکھنے کا مطالبہ کر رہے ہیں کیونکہ وہ سب سے پہلے محافظ ختم نبوت تھے اور ربوہ نام ایک جھوٹی اور کذاب نبوت کا نشان ہے' اس لئے اس کا نام تبدیل کر کے صدیق آباد رکھا جائے۔

اگر وزیر اعظم پنجتن پاک سے محبت و عقیدت کا دعویٰ کرنے کے باوجود ان مطالبات کو تسلیم نہیں کرتیں تو ان کا یہ دعویٰ محض زبانی ہے اور جو بیان انہوں نے دیا ہے' اسے محض ایک سیاسی بیان ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔

از۔ سید سلیمان ندوی

اسلام اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغمبرانہ کام

دنیا کا سب سے بڑا انسان وہ ہے جس نے نئے مذہب' نئی شریعت اور نئے تمدن کی بنیاد رکھی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس عظیم الشان پیغام کو لے کر آئے تھے اور جس مہتم بالشان کام کو انجام دینے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ نیک دل اور حقیقت شناس لوگ تو سننے اور دیکھنے کے ساتھ اس کے قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے لیکن وہ بھی جن کے دل کے آئینے زنگ آلود تھے' پیغام کی سچائی' وحی کی تاثیر' پیغمبر کی پر اثر دعوت' اعجاز معصومیت اور اخلاق کے پر تو سے صاف و شفاف ہوتے گئے اور شبہات اور شکوک کی ظلمتیں اور تاریکیاں رفتہ رفتہ چھٹتی چلی گئیں اور اسلام کا نور روز بروز زیادہ صفائی اور چمک کے ساتھ عرب کے افق پر درخشاں اور تاباں ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ ۲۳ برس کی مدت میں ایک متحدہ قومیت' ایک متحدہ سلطنت' ایک متحدہ اخلاقی نظام' ایک کامل قانون' ایک مکمل شریعت' ایک ابدی مذہب اور مکمل جماعت' خدا پرستی' اخلاص' ایثار' تدین' تقویٰ' ایمانداری' اخلاق اور سچائی کا ایک مجسم عہد یعنی ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا ہو گیا اور گویا یہی حقیقت تھی جس کی طرف آپ نے اپنی امت کے سب سے بڑے مجمع میں (حجتہ الوداع) اپنی وفات سے تقریباً" دو ماہ پیشتر یہ ارشاد فرمایا۔

الا ان الزمان قد استدار کھیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض۔

(بخاری)

"ہاں اب زمانہ کا دور اپنی اسی حالت پر آگیا جس حالت پر اس دن تھا جس دن خدا نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔"

اور یہی حقیقت تھی جس کی نسبت آپ نے اپنی وفات سے کچھ دن پیشتر ایک نہایت پر درد وداعی تقریر کے آخر میں یہ الفاظ فرمائے۔

قد ترکتم علی البیضاء لیلھا کنھارھا۔

(سنن ابن ماجہ ابواب سنت و بدعت و مستدرک حاکم جلد اول صفحہ ۹۶ مسند ابن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۲۶)

"میں تم کو ایک روشن راستہ پر چھوڑ جاتا ہوں جس کی روشنی کا یہ حال ہے کہ اس کی رات بھی دن کے مانند ہے۔"

اور آخر حجتہ الوداع کے مجمع عام میں تکمیل کی بشارت آئی کہ۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی۔

(مائدہ)

"آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر ختم کر دی۔"

پروفیسر مارگولیتھ جن کی تائیدی شہادت بہت کم مل سکتی ہے۔ لکھتے ہیں۔

"محمدؐ کی وفات کے وقت ان کا سیاسی کام غیر مکمل نہیں رہا۔ آپ ایک سلطنت کی جس کا ایک سیاسی و مذہبی دارالسلطنت مقرر کیا گیا تھا بنیاد ڈال چکے تھے۔ آپ نے عرب کے منتشر قبائل کو ایک قوم بنا دیا تھا۔ آپ نے عرب کو ایک مشترک مذہب عطا کیا۔ ان میں ایک ایسا رشتہ قائم کیا جو خاندانی رشتوں سے زیادہ مستحکم اور مستقل تھا۔"

(لائف آف محمد مارگولیتھ صفحہ ۴۷۳)

ایک دور (یورپ) کے بیگانہ مستشرق کی بہ نسبت جس کا علم عرب اور اسلام کے متعلق صرف چند کتابوں سے مستعار ہے' خود ایک عرب عیسائی اہل قلم کو فیصلہ کا زیادہ حق حاصل ہے۔ بیروت کے مسیحی اخبار الوطن نے ۱۹۱۱ء میں لاکھوں عرب عیسائیوں کے سامنے یہ سوال پیش کیا تھا کہ دنیا کا سب سے بڑا انسان کون ہے؟ اس کے جواب میں ایک عیسائی عالم (داؤد مجاعص) نے لکھا۔

"دنیا کا سب سے بڑا انسان وہ ہے جس نے دس برس کے مختصر زمانہ میں ایک نئے مذہب' ایک نئے فلسفہ' ایک نئی شریعت اور ایک نئے تمدن کی بنیاد رکھی۔ جنگ کا قانون بدل دیا اور ایک نئی قوم پیدا اور ایک نئی طویل العمر سلطنت قائم کر دی لیکن ان تمام کارناموں کے باوجود وہ امی اور ناخواندہ تھا۔ وہ کون؟ محمد بن عبداللہ قریشی۔ عرب اور اسلام کا پیغمبر' اس پیغمبر نے اپنی عظیم الشان تحریک کی ہر ضرورت کو خود ہی پورا کر دیا اور اپنی قوم اور اپنے پیرووں کے لئے اور اس سلطنت کے لئے جس کو اس نے قائم کیا' ترقی اور دوام کے اسباب بھی خود مہیا کر دیئے۔ اس طرح کہ قرآن اور احادیث کے اندر وہ تمام ہدایات موجود ہیں' جن کی ضرورت ایک مسلمان کو اس کے دینی یا دنیاوی معاملات میں پیش آسکتی ہے۔ حج کا ایک سالانہ اجتماع فرض قرار دیا تاکہ اقوام انسانی میں اہل استطاعت ایک مرکز پر جمع ہو کر اپنے دینی و قومی معاملات میں باہم مشورے کر سکیں۔ اپنی امت پر زکوۃ فرض کر کے قوم کے غریب طبقہ کی حاجت پوری کی۔ قرآن کی زبان کو دنیا کی دائمی اور عالمگیر زبان بنا دیا کہ وہ مسلمان اقوام کے باہمی تعارف کا ذریعہ بن جائے۔ قوم کے ہر فرد کو ترقی کا موقع اس طرح عنایت کیا کہ یہ کہہ دیا کہ ایک مسلمان کو کسی دوسرے مسلمان پر صرف تقویٰ کی بزرگی حاصل ہے۔ اس بنا پر اسلام ایک حقیقی جمہوریت بن گیا۔ جس کا رئیس قوم کی پسند سے منتخب ہوتا ہے۔ مسلمانوں نے ایک مدت تک اس وصول پر عمل کیا۔ یہ کہہ کر کہ عرب کو عجم پر اور عجم کو عرب پر کوئی فوقیت نہیں۔ اسلام میں داخل ہونا ہر شخص کے لئے آسان کر دیا۔ نامسلموں کے لئے اسلامی ملکوں میں عیش و آرام اور امن و اطمینان سے سکونت کی ذمہ داری

خلیفۃ الرسولؐ ، امیر المؤمنین

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

وہ جو سچ لے کر آیا رسول اللہؐ ہیں اور وہ جس نے رسول اللہؐ کی تصدیق کی ابوبکر صدیقؓ ہیں

تحریر: مولانا محمد نذر عثمانی
چوک پرمٹ علی پور، مبلغ ختم نبوت کراچی

نام و نسب و خاندان

عبداللہ نام۔ ابوبکرؓ کنیت۔ صدیق و عتیق لقب۔ والد صاحب کا نام عثمان اور کنیت ابوقحافہ۔ والدہ کا نام سلمیٰ اور کنیت ام الخیر۔ والد کی طرف سے پورا سلسلہ نسب یہ ہے۔ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی القرشی التیمی۔ اس طرح حضرت ابوبکرؓ کا سلسلہ نسب چھٹی پشت میں مرہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

صدیق

ابن اسحاق بروایت حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ شب معراج کے دوسرے دن آپ کو یہ لقب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عطا ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدیم رفیق اسلام کے پرانے جاں نثار محرم اسرار نبوت ثانی اثنین فی الغار والمزار نے بغیر کسی شک و شبہ کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر اس بات کی تصدیق کی جو آپؐ کی زبان مبارک سے سنی۔ حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم خداوند قدوس کی طرف سے میزبانی اور اسرار کائنات کے مشاہدے کے بعد جب مشرکین مکہ کے سامنے اعلان فرمایا تو ہر طرف تمسخر اور استہزاء کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا اور مختلف قسم کے سوالات ہونے لگے۔ حاکم نے مستدرک میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی ہے کہ مشرکین حضرت ابوبکرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے کہ آپؓ کو کچھ خبر بھی ہے آپ کے دوست (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ زعم ہوا ہے کہ میں رات کو بیت المقدس سے سدرۃ المنتہیٰ پہنچایا گیا۔ آپؓ نے کہا کہ وہ ایسا فرماتے ہیں مشرکین نے کہا کہ ہاں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بھی زیادہ آسمانوں کی خبر دیتے تو میں اس کی بھی تصدیق کرتا۔ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکرؓ کی غائبانہ تائید اور تصدیق کا علم ہوا تو لسان نبوتؐ نے خوش ہو کر لقب صدیق عطا فرمایا۔ سعید بن منصور اپنی مسند میں لکھتے ہیں کہ شب معراج میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذی طویٰ کے مقام پر پہنچے تو حضورؐ نے فرمایا اے جبرئیل میری قوم میری تصدیق نہیں کرے گی تو حضرت جبرئیل نے عرض کی کہ آپؐ کی تصدیق ابوبکر کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔ شیعہ مسلک کی تفسیر قمی مطبوعہ ایران ص ۱۵۷ میں امام جعفر صادقؒ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ غار کے متعلق یہ روایت ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار میں تھے تو آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ سے فرمایا گویا کہ میں جعفر طیار اور اس کے ساتھیوں کی کشتی کو دیکھ رہا ہوں۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ آپؐ ان کو دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا مجھے دکھا دیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سب کو دیکھ لیا۔ پس اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا تو صدیق ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ زمر پارہ نمبر ۲۴ کی آیت **والذی جاء بالصدق و صدق بہ اولئک ھم المتقون** کی تفسیر میں شیعہ کی معتبر کتاب تفسیر مجمع البیان ص ۴۹۸ ج ۴ پر لکھا ہے۔ **الذی جاء بالصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صدق بہ ابوبکر۔** ترجمہ۔ وہ شخص جو سچ لے کر آیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہ شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی وہ ابوبکر صدیقؓ ہیں۔

عتیق

امام نوویؒ اور امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کا نام عبداللہ بن عثمان ہے مگر ابن سعد ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کا اسم شریف عتیق تھا۔ صحیح یہ ہے کہ آپ کا عتیق لقب تھا۔ اس میں اختلاف ہے کہ آپ کا یہ لقب کب اور کس وجہ سے ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ آپؓ کے حسن و جمال کی وجہ سے یہ لقب پڑا۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ یہ لقب اس وجہ سے ہوا کہ نیک کاموں میں آپ سب سے پیش پیش رہتے تھے۔ طبرانیؒ قاسم بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اسم مبارک حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ عبداللہ۔ عرض کیا گیا کہ لوگ تو عتیق کہتے ہیں فرمایا کہ ابوقحافہ کی تین اولاد تھیں۔ عتیق، معتق، معتیق۔ ابن عساکر نے بھی حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کی کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نام تو گھر والوں نے عبداللہ ہی رکھا تھا مگر عتیق بہت زیادہ مشہور ہو گیا اور ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ آپؓ کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عتیق رکھا تھا۔ ترمذی اور حاکم نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور صلی

آپؓ کو امت محمدیہ کی جلیل القدر و عالی مرتبت شخصیت اور محمدؐ کا جانشین نائب ہونے کا شرف حاصل ہے

اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر تم نار دوزخ سے خدا کے فضل سے آزاد کئے ہوئے ہو' اسی روز سے ان کا نام عتیق پڑ گیا۔

حالات قبل از اسلام

سیدنا ابوبکر صدیقؓ بعد از تولد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو برس دو مہینے بعد پیدا ہوئے اور جب آپ کا انتقال ہوا تو عمر تریسٹھ سال تھی۔ آپ نے مکہ معظمہ میں ہی پرورش پائی اور سوائے ضرورت تجارت کے آپ کبھی مکہ سے باہر نہیں نکلے' اپنی قوم میں مالدار تھے۔ آپ میں مروت اور احسان کا مادہ بہت زیادہ تھا۔ قوم میں معزز سمجھے جاتے تھے۔ ابن الدغنہ کہتے ہیں کہ آپ صلہ رحمی کرتے' احادیث کی تصدیق' گم شدہ کی تلاش' حق کا مقابلہ' مہمانوں کی ضیافت فرماتے ہیں۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ آپؓ ایام جاہلیت میں بھی قریش کے روساء میں شمار ہوتے تھے۔ قریش آپؓ سے مشورہ لیا کرتے۔ آپ سے وہ لوگ بے حد محبت رکھتے تھے۔ آپ بھی ان کے معاملات کی خبر رکھتے۔ جب اسلام میں داخل ہوئے تو گویا بالکل اسلام ہی کے ہو گئے۔ ابن زبیر لکھتے ہیں آپ قریش کے ان گیارہ اشخاص میں سے ہیں جن کو زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں شرف حاصل رہا۔ آپ زمانہ جاہلیت میں خون بہا اور جرمانہ کے مقدمات کے فیصلے فرمایا کرتے تھے۔ ابن عساکر روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے زمانہ جاہلیت یا اسلام میں کبھی شعر نہیں کہا اور آپؓ نے اور حضرت عثمانؓ نے زمانہ جاہلیت میں شراب ترک کر دی تھی۔ ابن عساکر ہی روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کے ایک مجمع میں کسی نے آپؓ سے دریافت کیا کہ بھلا کبھی آپؓ نے شراب پی ہے۔ آپؓ نے اللہ سے پناہ مانگ کر فرمایا کہ کبھی نہیں۔ اس نے کہا کہ کیوں۔ آپؓ نے جواب دیا تاکہ بدن میں سے بو نہ آئے اور مروت زائل نہ ہو کیونکہ شراب پینے سے بدبو آیا کرتی ہے اور مروت جاتی رہتی ہے۔ یہ خبر جناب رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا کہ ابوبکرؓ نے سچ کہا۔

حالات بعد از اسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب خلعت نبوت عطا ہوئی اور آپؐ نے مخفی طور پر احباب مخلص اور محرمان راز کے سامنے اس حقیقت کا اظہار فرمایا تو مردوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سب سے پہلے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ حضرت امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے عرض کی کہ سب سے پہلے کون مسلمان ہوا۔ تو آپؓ نے فرمایا حضرت ابوبکر اور کیا تو نے حضرت حسان بن ثابت کی یہ اشعار نہیں سنے۔ ترجمہ۔ "جب تمہیں کسی سچے بھائی کا غم آوے تو اپنے بھائی ابوبکر کو یاد کرو ان کے کارناموں کی بنا پر۔ وہ تمام مخلوق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تقویٰ اور عدل کے لحاظ سے بہتر ہیں اور انہوں نے جو کچھ اٹھایا اس کو پورا کر کے چھوڑا۔ اور غار میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے والے اور آپ ہی سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرنے والے تھے۔" امام بخاری اپنی مشہور و معروف کتاب صحیح بخاری میں حضرت ابو درداء سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے دوست ابوبکرؓ کو تکلیف مت پہنچاؤ۔ وہ ایسے شخص ہیں کہ جب میں نے کہا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ مجھے خداوند تعالیٰ نے تمہاری ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ تو تم نے مجھے جھٹلا دیا اس وقت ابوبکرؓ نے میری تصدیق کی۔

اشاعت اسلام

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسلمان ہونے کے ساتھ ہی دین حنیف کی نشر و اشاعت کے لئے جدوجہد شروع کر دی اور صرف آپ کی دعوت پر حضرت عثمان بن عفانؓ' حضرت زبیر بن العوام' حضرت عبدالرحمن بن عوف' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت طلحہ بن عبداللہ جو معدن اسلام کے سب سے تاباں و درخشاں جواہر ہیں' مشرف با اسلام ہوئے۔ یہ وہ اکابر صحابہؓ ہیں جو آسمان اسلام کے اختر ہائے تاباں ہیں لیکن ان ستاروں کا مرکز شمسی سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی ذات تھی۔ علانیہ دعوت کے علاوہ ان کا مخفی روحانی اثر بھی اسلام کی طرف مائل کرتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبائل عرب اور عام مجمعوں میں تبلیغ ہدایت کے لئے جاتے تو آپؓ بھی ہمرکاب ہوتے اور نسب دانی اور کثرت ملاقات کے باعث لوگوں سے آپؐ کا تعارف کراتے۔ مکہ میں ابتداء" جن لوگوں نے داعی توحید کو لبیک کہا ان میں کثیر تعداد غلاموں اور لونڈیوں کی تھی۔ جو اپنے مشرک آقاؤں کے پنجہ ظلم و ستم میں گرفتار ہونے کے باعث طرح طرح کی اذیتوں میں مبتلا تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان مظلوم بندگان توحید کو ان کے جفا کار مالکوں سے خرید کر آزاد کر دیا چنانچہ حضرت بلال حبشیؓ' عامر بن فہیرہ' نذیرہؓ' نہدیہ' جاریہ بنی موملؓ اور بنت نہدیہ وغیرہ نے اسی صدیقی جود و کرم کے ذریعہ نجات پائی (خلفاء راشدین ص۴۱) کفار جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دست درازی کرتے تو یہ مخلص جاں نثار خطرہ میں پڑ کر خود سینہ سپر ہو جاتے۔

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہؓ میں تقریر فرما رہے تھے۔ مشرکین اس تقریر سے سخت برہم ہوئے اور اس قدر مارا کہ آپ بے ہوش ہو گئے۔ حضرت ابوبکر نے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنبھالا اور مشرکین سے فرمایا۔ **اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ** ترجمہ۔ کیا تم صرف ان کو اس لئے قتل کرتے ہو کہ وہ کہتے ہیں میرا رب اللہ ہے۔ (فتح الباری ص۱۲۹ ج۷) اسی طرح ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ اسی حالت میں عقبہ بن معیط نے اپنی چادر سے گلوئے مبارک میں پھندا ڈال دیا۔ اس وقت اتفاقاً" ابوبکر صدیقؓ بھی پہنچ گئے اور اس نابکار کی گردن پکڑ کر خیرالانامؐ سے علیحدہ کیا اور فرمایا کیا تم اس کو قتل کرو گے جو تمہارے پاس خدا کی نشانیاں لایا اور کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔ (بخاری شریف)

سیدنا صدیق اکبرؓ امت محمدیہ کی وہ جلیل القدر اور عالی مرتبت شخصیت ہیں جنہیں کائنات ارضی و سماوی کی اعلیٰ ترین اور احسن و اکمل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین نائب ہونے کا شرف حاصل ہے۔ آپؓ نے جان' مال' ملک' اولاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں نچھاور کر دی۔ ہجرت کا واقعہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جاں نثار کے پورے خاندان نے کیا کیا قربانیاں دیں' وہ تاریخ اسلام سے مخفی نہیں۔ جب ہجرت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رب کائنات سے اجازت ملی تو نبی و صدیق کا مختصر قافلہ راہی مدینہ روانہ ہوا۔ اس قافلہ کی پہلی منزل غار ثور تھی۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے غار میں پہلے داخل ہو کر اس کو درست کیا۔ جو سوراخ اور پھٹ نظر آئے۔ ان کو بند کیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر تشریف لانے کے لئے عرض کیا۔ آپؐ اس غار میں داخل ہوئے اور اپنے رفیق و مونس کے زانو پر سر مبارک رکھ کر مشغول استراحت ہو گئے۔ اتفاقاً" اسی حالت میں ایک سوراخ سے جو بند ہونے سے رہ گیا تھا۔ ایک زہریلے سانپ نے سر نکالا لیکن اس خادم جاں نثار نے اپنے آقا کی راحت میں خلل انداز ہونا گوارہ نہ کیا اور خود اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر اس پر پاؤں رکھ دیا۔ سانپ نے آپؓ کو کاٹ لیا۔ زہر اثر کرنے لگا۔ درد و کرب کے باعث آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے لیکن اس وفا شعار رفیق نے اپنے جسم کو حرکت تک نہ دی۔ اتفاقاً" آنسو کا ایک قطرہ ڈھلک کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر ٹپکا۔ جس سے حضورؐ بیدار ہوئے اور اپنے مخلص غمگسار کو بے چین دیکھ کر فرمایا ابوبکر کیا ہے۔ عرض کی کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت اس مقام پر اپنا لعاب دہن لگا دیا اس تریاق سے زہر کا اثر دور ہو گیا (زرقانی ص۳۸۹ ج۲)۔

سیدنا صدیق اکبرؓ پیغمبر اعظمؐ کے رفیق و معتمد خاص تھے۔ قرآن پاک میں انہیں ثانی اثنین کہہ کر ان کے شرف و کمالات اور نیابت پیغمبری پر مہر ثبت کی گئی۔ تاریخ شاہد ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

آپؓ نے ساری زندگی اطاعت رسولؐ میں گزاردی اور محبت رسولؐ کو مقدم جانا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اقدس کے بعد جس طرح تحریک اسلام کی قیادت کی اور جو شاندار فیصلے کئے اسی کا نتیجہ ہے کہ آج اسلام زندہ و پائندہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں ابوبکر صدیقؓ کا مقام اتنا بلند ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ دنیا میں ابوبکرؓ کے مال سے زیادہ کسی کے مال نے مجھے فائدہ نہیں دیا۔ تم میں سے جس کسی نے مجھ پر احسان کیا میں نے اس کا بدلہ چکا دیا۔ مگر ابوبکرؓ کے احسانات کا بدلہ اللہ ہی کے پاس ہے۔ اگر میں دنیا میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو وہ ابوبکرؓ ہی ہوتے لیکن اسلام کا رشتہ سب سے بڑا رشتہ ہے۔

وفات النبیؐ و خلافت صدیق

۱۰ھ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکرؓ ہمرکاب تھے۔ اس سفر سے واپس آنے کے بعد ایک مفصل خطبہ دیا اور فرمایا۔ خدا نے ایک بندہ کو دنیا اور عقبیٰ کے درمیان اختیار دیا لیکن اس نے عقبیٰ کو دنیا پر ترجیح دی۔ حضرت ابوبکرؓ یہ سن کر رونے لگے۔ لوگوں کو سخت تعجب ہوا کہ یہ رونے کا کون سا موقع ہے (بخاری فضائل ابوبکر) لیکن درحقیقت ان کی فراست دینی اس کنایہ کی تہ تک پہنچ گئی اور وہ سمجھ گئے تھے کہ بندہ سے مراد خود ذات اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہے چنانچہ اس تقریر کے بعد ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے' مرض روز بروز بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ مسجد نبویؐ میں تشریف لانے سے بھی معذور ہوگئے اور حکم ہوا کہ ابوبکرؓ امامت کی خدمات انجام دیں۔ حضرت عائشہؓ کو خیال ہوا کہ اگر امامت کا شرف حضرت ابوبکر صدیقؓ کو عطا کیا جائے گا تو وہ محسود خلائق ہوجائیں گے۔ اس لئے انہوں نے خود اور ان کی تحریک سے حضرت حفصہؓ نے بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ ابوبکرؓ نہایت رقیق القلب ہیں۔ اس لئے یہ منصب جلیل عمرؓ کو عطا کیا جائے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کی امامت کے لئے اصرار کے ساتھ حکم دیا۔ حضرت ابوبکرؓ کو جب حکم نبویؐ کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ تم پڑھاؤ۔ انہوں نے کہا کہ آپؓ مجھ سے زیادہ مستحق ہیں۔ غرض اسی روز سے حضرت ابوبکرؓ ہی نماز پڑھاتے رہے۔ ایک روز حسب معمول نماز پڑھا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت علی و حضرت ابن عباسؓ کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تشریف لائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آپؐ نے اشارہ سے منع فرمایا اور خود ان کے داہنے پہلو میں بیٹھ کر نماز ادا کی (بخاری باب اہل العلم والفضل حق بالامامہ)۔

بعد وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم سقیفہ بنی ساعدہ کے مقام پر انصار و مہاجرین نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلیفہ مقرر کیا اور دوسرے روز مسجد نبوی میں بیعت عامہ ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منبر پر بیٹھ کر ان الفاظ میں اپنے آئندہ طرز عمل کی توضیح فرمائی۔ صاحبو! میں تم پر حاکم مقرر کیا گیا ہوں حالانکہ میں تم لوگوں سے بہتر نہیں۔ اگر میں اچھا کام کروں تو تم میری اعانت کرو اور اگر برائی کی طرف جاؤں تو مجھے سیدھا کردو۔ صدق امانت ہے اور کذب خیانت۔ انشاء اللہ تمہارا ضعیف فرد بھی میرے نزدیک قوی ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کا حق واپس دلادوں اور تمہارا قوی فرد بھی میرے نزدیک ضعیف ہے یہاں تک کہ میں اس سے دوسروں کا حق دلاؤں۔ جو قوم جہاد کو چھوڑ دیتی ہے اس کو خدا ذلیل و خوار کردیتا ہے (آج دنیا بھر کے مسلمان اس جہاد کو چھوڑنے کی وجہ سے ذلیل و خوار ہورہے ہیں) اور جس قوم میں بدکاری عام ہوجاتی ہے خدا اس کی مصیبت کو بھی عام کردیتا ہے۔ میں خدا اور رسولؐ کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرو لیکن جب خدا اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو مسند آرائے خلافت ہوتے ہی اپنے سامنے مشکلات و خطرات کا ایک پہاڑ نظر آنے لگا۔ ایک طرف جھوٹے مدعیان نبوت اٹھ کھڑے ہوئے تو دوسری طرف مرتدین اسلام کی ایک جماعت علم بغاوت بلند کئے ہوئے تھی۔ منکرین زکوٰۃ نے علیحدہ شورش برپا کر رکھی تھی۔ ان دشواریوں کے ساتھ حضرت اسامہؓ بن زید کی مہم بھی درپیش تھی' جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات میں ہی شام پر حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا تھا۔ اس مہم کے متعلق صحابہ کرامؓ کی رائے تھی کہ اس کو ملتوی کرکے پہلے مرتدین و کذاب مدعیان نبوت کا قلع قمع کیا جائے لیکن خلیفہ اول کی طبیعت نے گوارہ نہ کیا کہ ارادۂ نبوی اور حکم رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم معرض التوا میں پڑے اور جو علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایماء پر روم کے مقابلہ کے لئے بلند کیا گیا تھا اس کو کسی دوسری جانب حرکت دی جائے چنانچہ آپؓ نے برہم ہوکر فرمایا کہ خدا کی قسم اگر مدینہ اسی طرح آدمیوں سے خالی ہوجائے کہ درندے آکر میری ٹانگ کھینچنے لگیں جب بھی میں اس مہم کو روک نہیں سکتا (تاریخ الخلفاء ص ۷۲)۔

ختم نبوت کا تحفظ

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بعض مدعیان نبوت پیدا ہوچکے تھے۔ چنانچہ مسیلمہ کذاب نے ۱۰ہجری میں نبوت کا دعویٰ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا تھا کہ میں آپؐ کی نبوت میں شریک ہوں۔ نصف دنیا آپؐ کی اور نصف میری۔ سرور کائناتؐ نے اس کا جواب دیا۔ محمد رسول اللہ کی طرف سے مسیلمہ کذاب کو امابعد دنیا خدا کی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے گا اس کو وارث بنائے گا اور انجام پرہیزگاروں کے لئے ہے۔ لیکن بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سے مدعیان نبوت پیدا ہوئے جن میں طلیحہ بن خویلد' اسود عنسی' مسیلمہ بن حبیب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مرد تو مرد یہ ایسا مرض عام ہوگیا تھا کہ عورتوں کے سر میں بھی نبوت کا سودا سما گیا چنانچہ سجاح بنت حارث نے نہایت زور و شور کے ساتھ نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اشعث بن قیس اس کا داعی خاص تھا۔ سجاح نے آخر میں اپنی قوت مضبوط کرنے کے لئے مسیلمہ سے شادی کرلی تھی اور یہ وباء تمام عرب میں پھیل گئی تھی۔ اس کے انسداد کی نہایت سخت ضرورت تھی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خاص طور پر اس کی طرف توجہ کی اور صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا کہ اس مہم کے لئے کون سا شخص زیادہ موزوں ہوگا۔

چنانچہ قرعہ انتخاب حضرت خالد بن ولیدؓ کے نام نکلا۔ ۱۱ھ کو مہاجرین و انصار کی ایک جمعیت لے کر مدعیان نبوت کی سرکوبی کے لئے روانہ ہوئے۔ طلیحہ بن خویلد پر حضرت خالد بن ولیدؓ نے بھرپور حملہ کیا اور اس کے متبعین کو قتل کیا اور عیینہ بن حصین کو گرفتار کرکے تیس قیدیوں کے ساتھ مدینہ روانہ کیا۔ عیینہ نے مدینہ پہنچ کر اسلام قبول کیا اور طلیحہ شام کی طرف بھاگ گیا مگر بعد میں تجدید اسلام کرکے حلقہ مومنین میں داخل ہوا۔ مسیلمہ کذاب کی بیخ کنی کے لئے حضرت شرجیل بن حسنہؓ روانہ کئے گئے لیکن قبل اس کے کہ وہ حملہ کی ابتداء کرتے حضرت خالد بن ولید کو ان کی اعانت کے لئے روانہ کیا گیا۔ دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا اور چند دن قلعہ بند رہنے کے بعد مسیلمہ کذاب علیہ اللعنۃ کو حضرت وحشی نے قتل کیا۔ مسیلمہ کذاب کی عمر اس وقت ڈیڑھ سو سال کی تھی (تاریخ الخلفاء)۔ مسیلمہ کذاب کی بیوی سجاح جو خود بھی مدعی نبوت تھی بھاگ کر بصرہ پہنچی اور کچھ دنوں بعد مرگئی۔ منکرین ختم نبوت کے اس گروہ کو ختم کرنے کے لئے سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے ۱۲۰۰ صحابہ کرام کے خون کی قربانی دی' جن میں سے ۷۰۰ قرآن کے حافظ و قاری تھے۔ یہاں پر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اس مسئلہ ختم نبوت کے لئے اتنے جلیل القدر صحابہؓ کی اتنی بڑی قربانی کیوں دی کیونکہ ابوبکر صدیقؓ نے لسان الرسولؐ سے سنا تھا انا خاتم النبیین لا نبی بعدی میں آخری نبی ہوں' میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور سردار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پروانہ صدیق کیسے برداشت کرسکتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تاج کو کوئی ڈاکو دجال کذاب چرالے۔

ان پہلی صدی کے ختم نبوت کے ڈاکوؤں کو صدیق اکبرؓ کی اسلامی فوج نے قتل کردیا لیکن چودھویں صدی میں ختم نبوت کے ڈاکوؤں کو ایک اسلامی ملک میں پوری مراعات

باقی ص ۲۶ پر

تہذیب

محمد اقبال، حیدر آباد

جس کا سرچشمہ دین ہے

شرم و حیا عورت کا اصل زیور تھا فرنگی تہذیب نے عورت کو اس زیور سے محروم کردیا

تہذیب زندگی کے ظاہر خط و خال کا نام ہے اور یہ مذہب سے پھوٹتی ہے۔ بعد میں کچھ جغرافیائی عوامل اس پر کچھ حد تک اثر انداز ہوتے ہیں لیکن اس کی بنیادی اصل بہرحال دین ہی رہتا ہے۔ مثلاً" اسلامی تہذیب کا تقاضا ہے کہ لباس ایسا پہنا جائے جو عریانی کی ہر جھلک کو بند کردے اور عبادات میں حارج نہ ہو۔ اس تقاضا میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی لیکن اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر لباس کی وضع قطع پر کوئی پابندی نہیں۔ ہر وطن کی جغرافیائی خصوصیات ہوتی ہیں۔ زندگی کو ایک حد تک ان خصوصیات کے مطابق ڈھالنا پڑتا ہے۔ دین اسلام میں اتنی وسعت اور لچک ہے کہ وہ کسی ملک کی جغرافیائی ضرورتوں کو نظر انداز نہیں کرتا۔ اس لئے ایک ملت ہونے کے باوجود مختلف ملکوں میں آباد ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی تہذیب میں ادنیٰ سے فرق ضرور رونما ہوگا۔ عرب کے صحرا نشینوں، افریقہ کے حبشیوں، کراچی کے شہریوں اور لندن کے رہنے والے مسلمانوں کی تہذیب بعینہٖ ایک سی نہیں ہو سکتی۔ تاہم ان سب کی تہذیبیں اسلامی رہ سکتی ہیں۔

تہذیب کا سرچشمہ چونکہ مذہب اور دین ہے، اس لئے دین کی طرح اس کا خالص ہونا بھی ضروری ہے۔ اگر اس میں کسی اور مذہب کی تہذیب کے اجزاء شامل کردیئے جائیں تو یہ تہذیب خالص نہیں رہے گی۔ جن لوگوں کو اس غیر خالص تہذیب سے لگاؤ ہوجائے گا۔ دین سے ان کا تعلق کم ہوتا جائے گا۔ اسلامی تہذیب سے غیر اسلامی تہذیب کا پیوند بھی نہیں لگ سکتا۔ اس سے مذہبی حس کمزور ہوتی ہے۔ اسی بنا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی مشابہت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عمرؓ نے اپنی گہری سیاست و فراست سے اسلامی خصوصیات اور مذہبی امتیازات باقی رکھنے کے لئے مسلمانوں کو تاکید فرمائی اور ساتھ ہی غیر مسلم عجمیوں کو بھی اپنے حکم ناموں سے بیدار کردیا کہ وہ بھی بحالت کفر مسلمانوں کی شکل و صورت اختیار نہ کریں تاکہ ہر قوم اپنی خصوصیات میں نمایاں رہے۔ فاروقیؓ فرمان جو اسلامی قلمرو میں مشتہر کیا گیا اور عملاً" نافذ کیا گیا اس میں غیر مسلموں سے یہ عہد لیا گیا کہ۔

"ہم مسلمانوں کی تعظیم کریں گے...... اور ان کے ساتھ کسی بات میں مشابہت اختیار نہیں کریں گے نہ لباس میں، نہ ٹوپی میں، نہ عمامہ میں، نہ جوتے میں، نہ سر کی مانگ میں، نہ ہم ان جیسا کلام کریں گے اور نہ ہم مسلمانوں جیسا نام اور کنیت رکھیں گے...... اور ہم جہاں بھی رہیں گے اپنی وضع پر رہیں گے اور اپنی کمر پر زنار باندھیں گے اور اپنے گرجاؤں پر صلیب کو بلند نہ کریں گے اور مسلمانوں کے کسی راستہ اور بازار میں اپنی صلیب اور مذہبی کتاب شائع نہیں کریں گے اور اپنے گرجاؤں میں ناقوس (گھنٹہ) نہایت آہستہ بجائیں گے.... اور ہم اپنے مردوں کے ساتھ آواز بلند نہ کریں گے اور ہم اپنے مردوں کے ساتھ آگ نہیں لے جائیں گے۔"

(اقتضاء الصراط المستقیم)

(حکومت پاکستان کو بھی قادیانیوں سے اس فاروقیؓ فرمان پر عمل کروانا چاہئے)۔

حضرت عمرؓ نے ان مسلمانوں کے نام جو ملک فارس میں مقیم تھے یہ فرمان جاری کیا۔

"اے مسلمانو! اپنے آپ کو اہل کفر و شرک کے لباس اور ہیئت سے دور رکھنا (اقتضاء الصراط المستقیم) ایک اور روایت میں ہے کہ اس طرح فرمان جاری کیا۔ "اما بعد۔ اے مسلمانو! ازار اور چادر کا استعمال رکھو اور جوتے پہنو اور اپنے جد امجد اسماعیلؑ کے لباس (لنگی اور چادر) کو لازم پکڑو اور اپنے آپ کو عیش پرستی اور عجمیوں کے لباس اور ان کی وضع قطع اور ہیئت سے دور رکھو۔ مبادا کہ تم لباس اور وضع قطع میں عجمیوں کے مشابہ بن جاؤ اور حضرت اسماعیلؑ کے بیٹوں سعد بن عدنان کی وضع قطع اختیار کرو اور موٹے اور کھردرے پرانے کپڑے پہنو (جو اہل تواضع کا لباس ہے) پھٹے پرانے سے پرہیز نہ کرو (الحدیث فتح الباری)۔

مسند احمد بن حنبلؒ میں ہے ابو عثمان نہدی کہتے ہیں کہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ ہمارے امیر لشکر عتبہ بن فرقد کے نام فاروق اعظمؓ کا یہ فرمان پہنچا۔

"اے عتبہ بن فرقد۔ تم سب کا یہ فرض ہے کہ اپنے آپ کو عیش پرستی اور کافروں مشرکوں کے لباس اور ہیئت وضع قطع سے اپنے کو دور اور محفوظ رکھیں اور ریشمی لباس کے استعمال سے پرہیز کریں۔"

دنیا میں غیر قوموں سے مشابہت کرنے والا شخص جس طرح خاندان کی ذلت کا باعث، قومی تہذیب و تمدن کی رسوائی کا سبب اور اسلام اور اہل اسلام کی توہین و اہانت کا ذریعہ ہے، بالکل اسی طرح یہ مشابہت بالاختیار اس شخص کے لئے آخرت میں بھی موجب خسران و تباہی ہے۔

ایک شخص دنیا میں غیر اقوام کی تہذیب اور ان کا تمدن اختیار کرکے جس طرح اپنوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہوتا ہے اسی طرح آخرت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذلیل و رسوا ہوگا۔

آج ہم پر مغربی تہذیب کا ایسا جادو چلا ہے کہ ہم استاد سے شاگرد بن گئے ہیں۔ کل ہم ستاروں کو نشان راہ بتاتے تھے اور آج ہم خود ہی یورپ کی بتائی ہوئی راہ پر چل رہے ہیں۔ ہماری باگ ڈور دوسروں کے ہاتھ میں ہے۔ یہ تلخ دل خراش حقیقت ہے کہ پردہ کے پیچھے سے ڈوری ہلائی جاری ہے اور ہم مداری کے بندر کا کردار ادا کررہے ہیں۔

لعنت ہو دور حاضر کی مغربی تہذیب پر۔ اس تہذیب نے

عورتوں کو ان کے فطری زنانہ خصائل سے نکال کر مردانہ اوصاف و خصائل کا خوگر بنا دیا۔ شرم و حیا عورت کا اصل زیور تھا' فرنگی تہذیب نے عورت کو اس سے محروم کردیا۔ بے حجاب' بے پردہ' بے غیرت و بے شرم بنا دیا۔ اب عورت یورپ کی تہذیب کو اسلامی تہذیب کہہ کر مذاق اڑاتی ہے۔ اس کو خدا اور رسول کا خوف نہیں رہا۔ جیسے کہ اس نے مٹوں مٹی میں نہیں جانا ہے۔

جس کی فطرت تھی حیا اور آبرو
عصمت و عفت کی پتلی نیک خو
ہوگئی تہذیب یورپ سے خراب
کردیا بدنام و رسوا کو بہ کو

جس قوم کی عورتیں خدا اور رسول کا مذاق اڑائیں' قرآن کی توہین کریں' فیشن پرستی میں اسلامی تہذیب کو چھوڑ دیں' ایسا لباس پہنیں کہ جس سے خواہ مخواہ لوگوں کی نظریں اٹھ جائیں' جسے دیکھ کر تہذیب بھی اپنا منہ لے کر رہ جائے۔ اپنے اجسام کے نشیب و فراز کو اجاگر کرنے میں شرم محسوس نہ کریں' اپنے چہروں کو غیر مردوں سے نہ چھپائیں' ننگے منہ بازار نکلنے میں شرم محسوس نہ کریں' نیم عریاں لباس پہنیں' گندی فلمیں دیکھیں' گانے سنیں اور گائیں' مخلوط تعلیم حاصل کریں اور گناہ کی زندگی بسر کرنے پر فخر محسوس کریں' زنا کو ثقافت سمجھیں' بے حیائی و فحاشی اور عریانیت کو جدید تہذیب سمجھیں' گناہ کو گناہ نہ سمجھیں ایسے میں رحمت نہیں آئے گی بلکہ بہت بڑا عذاب آئے گا۔

تہذیب نو کے منہ پر وہ تھپڑ رسید کر
جو اس حرام زادی کا حلیہ بگاڑ دے

کس قدر شرم اور افسوس کا مقام ہے کہ آج کی دنیا میں بے حیائی اپنے شباب پر ہے' فواحش و منکرات کی فراوانی ہے۔ ہر قسم کی بد تہذیبی' بے ایمانی اور سخت گیری جاری ہے اور نہتے اور بے سرو سامانوں کو نشانہ جورو ستم بنایا جا رہا ہے۔ لیکن خدا کے مقدس بندوں اور نبیوں والی تعلیم کے لئے اس دور میں کوئی گنجائش نہیں اور خدا کی وضع کردہ شریعت بندگان حرص و آز کے ہاتھوں بے یارومددگار ہوتی جاتی جارہی ہے۔ ندامت اور ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ ایک اجنبی مرد' ایک اجنبی عورت کے گلے میں ہاتھ ڈال کر ناچ تو سکتا ہے مگر خدائی تہذیب کے لئے دروازے بند ہیں...... رحمت کہاں سے آئے؟

گھر کا سربراہ مغربی تہذیب کو روکتا نہیں' شرم و حیا ختم ہوگئی۔ اپنی بیٹیوں کے رقص پر' اپنی بیٹیوں کے لباس پر' اپنی بیٹیوں کی عریانیت پر معترض نہیں ہوتے' ان کے ہاں ترقی کا راز یہی ہے کہ ننگے نہانے کے لئے کلبوں کے ممبر بنیں' رقص و سرود کی محفلیں منعقد کریں' جس میں مرد و عورت مل کر خوب ناچا کریں۔ اصل میں مرد کی غیرت ختم ہوگئی ہے' اگر مرد غیرت مند نہ ہو تو عورت کو غیرت و حیا سے محروم کردیتا ہے۔

آدمیت سے بے خبر نام نہاد مسلمان مردوں نے ایک عرصے سے عورت کی عزت نفس' اس کے احترام اور شرم و حیا کی تجارتی اور کاروباری اشتہارات میں جو مٹی پلید کی ہے' اس کے سامنے یورپ کی بے حیائی ماند پڑ گئی۔ کوئی بھی تجارتی اشتہار...... سگریٹ کا ہو یا چائے کا ہو' کپڑے کا یا فرنیچر کا' بجلی کے پنکھوں کا ہو یا سائیکل کی سواری کا' پینے کے پانی کا ہو یا کیک پیسٹری کا' مکان کا ہو یا موٹر کار کا' سیرو سیاحت کا ہو یا عام ٹرانسپورٹ کا' عورت سے متعلق ہو یا مرد کی کسی چیز کا (استعمال والی)...... عورت کی برہنہ یا نیم برہنہ تصویر سے ضرور مزین ہوتا ہے کیا یہ عورت کی توہین و تذلیل نہیں؟ (لیکن اس کو ماڈل گرل کا نام دے کر اونچے معاشرے کی اونچی عورت دکھاتے ہیں)...... مقام حیرت ہے کہ نہ مسلمان عورت اپنی بے عزتی پر معترض ہے اور نہ غیرت مند مسلمان جو عورت کا محافظ ہے' اس بے حیائی پر چیں بہ جبیں ہے۔ اسلام اس ماڈلنگ کی قطعاً" اجازت نہیں دیتا لیکن اس فانی دنیا میں ستر سال کی زندگی گزارنے کے لئے ہر وہ کام کیا جائے گا جس سے اسلام منع کرتا ہے۔

خدا کے فضل میاں بیوی دونوں مہذب ہیں
حیا ان کو نہیں آتی' غصہ انہیں نہیں آتا

عورتوں نے دوپٹے اڑا دیئے' اپنے سارے لباس کو ایسا بنایا کہ وہ لباس نہیں ہے بلکہ بدن کی بے حیائی کا مظہر ہے۔ اسی لئے امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا۔

"دنیا میں بہت سے وہ وجود جنہوں نے لباس تو پہنا تھا لیکن لباس میں مقصد بدن کا ڈھانپنا نہیں تھا بلکہ بے حیائی کا اظہار کرنا تھا قیامت کے دن وہ ننگے ہو کر خدا کے سامنے پیش ہوں گے۔"

مسلمان قوم اپنی شکل و صورت' چال ڈھال' لباس پوشاک اور طرز معاشرت کے لحاظ سے دوسری غیر مسلم اقوام کے رنگ میں ایسی رنگ گئی ہے کہ اس کے افراد کو دوسرے بے دین اور کافر و ملحد اقوام کے افراد سے امتیاز کرنا بالکل ناممکن ہوگیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نہ کوئی جداگانہ طرز زندگی ہے اور نہ علیحدہ قومی تشخص' نہ ان کا کوئی یونیفارم ہے اور نہ مذہبی شعار' ان کا فلسفہ زندگی مادی لحاظ سے ترقی یافتہ اقوام کی فضول اور گھٹیا باتوں میں محض نقالی کے سوا کچھ نہیں۔ گویا ایک شتر بے مہار قوم ہے۔ جسے جو دہریہ' بے دین' ملحد و زندیق جب چاہے اپنی چرب زبانی' الفاظ کی جادوگری' خیالات کی رنگارنگی اور بود و باش کی جدت پسندی کے ذریعہ بڑی آسانی سے گمراہ کرسکتا ہے۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلمان جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

مشرق مغرب میں جہاں کہیں مسلمان رہتے ہیں' انہیں اس موجودہ بے جان اور کھوکھلی تہذیب کو جو ہمارے گردوپیش چھائی ہوئی ہے' اسی مومنانہ اور خودارانہ نظر سے دیکھنا چاہئے کہ ہم کوئی طفیلی اور مجہول النسب لوگ نہیں ہیں' ہم اچانک زمین سے نہیں نکل آئے ہیں کہ ہمارا کوئی حسب نسب اور جڑ بنیاد نہ ہو' ہم کوئی ایسے نہیں کہ ہمارا کوئی ورثہ و سرمایہ نہ ہو' ہماری کوئی ثقافت کوئی تہذیب و تاریخ نہ ہو' نہ ہمارے اسلاف ہوں نہ شرف و منزلت' نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ ہم فضل و کمال سے مالا مال ہیں بلکہ نہال ہیں' ہم ساری دنیا کے اتالیق ہیں' قوموں کے رہبرو رہنما ہیں۔ اسلام نے آکر اپنی مخصوص تہذیب' اپنی مخصوص ثقافت پیش کرکے دنیا کی توجہ کو اپنی طرف مبذول

باقی ص ۲۶ پر

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون 680800
پچکے گال چہرے کے ڈنٹ کمزور دبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں جسم کو موٹا مضبوط طاقتور سرخ خوبصورت سمارٹ دلکش بنانے' بھوک کی کمی' بدہضمی' چھیتوں جگر و معدہ کی کمزوری گرمی پرانی دردیں نزلہ کھانسی' بلغم
ناسور فسچولا کا علاج بغیر اپریشن بواسیر پرانی خارش' یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات
قد بڑھایئے ○ گنجا پن
لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے' پروقار شخصیت بنانے' گرتے بال روکنے نئے بال اگانے گنجا پن دور کرنے بالوں کو سیاہ لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے سکری خشکی دور کرنے' چہرے کے کیل چھائیاں چھائیاں بد نما داغ دور کرنے چہرے کو صاف اور ملائم بنانے
پتھری کا علاج بغیر اپریشن نسوانی حسن مخصوص امراض
نسوانی حسن کی نشوونما' اولاد نہ ہونا' زنانہ و مردانہ امراض نسوانی و جنسی کمزوری مثانے کی گرمی جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے (اپنا پتہ اردو میں خوشخط لکھیں) جوابی لفافہ ضرور بھیجیں
دیسی ہومیو علاج
جمیل احمد ... غلام محمد آباد ... فیصل آباد

مناقب چار یار

رضوان اللہ علیہم اجمعین

سیدنا ابوبکر صدیقؓ
سیدنا فاروق اعظمؓ
سیدنا عثمان ذی النورینؓ
سیدنا علی المرتضیٰؓ

حضرت سرور میواتی مدظلہ

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عاشق زار سید الابرارؐ
ثانی اثنین اذہما فی الغار
زینت دین مصطفیٰ صدیقؓ
گلشن دیں کی لازوال بہار
بعد پیغمبرانؑ بالتحقیق
سب سے افضل ہے آپؓ کی سرکار
دین حق کی بقا سدا مطلوب
عشق احمدؐ کے بے بدل شہکار
جن کے وصاف میں عمرؓ فاروقؓ
جن کے مداح حیدر کرار
جن کی عظمت کے معترف عثمانؓ
جن پہ شیدا مہاجر و انصار
ابتدا ہی سے قائل توحید
ابتدا ہی سے شرک سے بیزار
جب برائے تبوک چندہ ہوا
کردیا پیش آپؓ نے گھر بار
آپؓ صدیقؓ بیٹی صدیقہؓ
اور داماد سید الابرارؐ
ان کے اوصاف کا ٹھکانہ کیا
جن کی تعریف خود کریں سرکارؐ
جن کی مانوس و دل پسند آواز
عرش پہ بھی سنیں شہ ابرارؐ
بس یہی مدعا یہی مقصود
روئے احمدؐ کا ہر نفس دیدار
والئے فارس و عراق و شام
ان کی عظمت کا کس کو ہے انکار
دور اندیش و ماہر انساب
جنگ کے ماہر و ہدایت کار
اتقی الناس و سید العشاق
فطرتاً شرک و کفر سے ہے زار
ایسا عاشق کوئی نہ پیدا ہوا
اس پہ شاہد ثوابت و سیار
شب ہجرت حضورؐ کو تا ثور
لے کے بیٹھے کمر پہ کرکے سوار
کام کے ہیں بہت بڑے سرور
مدح صدیقؓ میں کے اشعار

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابن خطاب صاحب اسرار
یعنی فاروقؓ عاشق سرکارؐ
پاسبان و محافظ اسلام
حکمرانی کے ماہر و فن کار
جاہ و منصب سے بے نیاز و بری
شان و شوکت سے ناخوش و بیزار
دن میں کرتے تھے مملکت کے کام
حفظ امت میں رات دیتے گزار
اک بڑے حکمران ہوتے ہوئے
خدمت خلق سے نہ تھی کچھ عار
مومنوں پہ شفیق سر تا سر
دشمن دیں کے فرق پہ تلوار
روز ہجرت کہا علی الاعلان
اے شجاعان فکر کفار
جا رہا ہے عمرؓ مدینے کو
روک لے جس کو موت ہے درکار
لکھ کے دریائے نیل کو نامہ
صدق اسلام کا کیا اظہار
ساریہؓ کو کئی سو فرسخ پہ
"الجبل" کہہ کے کردیا ہشیار
فتح کرکے عراق و مصر و شام
قلعہ کفر کردیا مسمار
بیت اقدس میں آپؓ جب پہنچے
تھا غلام آپؓ کا شتر پہ سوار
اور چلتے جا رہے تھے خود پیدل
اونٹ کی ہاتھ میں پکڑ کے مہار
پیکر اتحاد و عزم و یقین
قصر ہمت کی آہنی دیوار
آپؓ کے دور میں غنیمت سے
صحن مسجد میں لگ گئے انبار
ساری امت کو کردیا خوش حال
فقر و فاقہ سے خود رہے دوچار
ملک میں کیں جدید اصلاحات
دشت و کہسار کردیئے گلزار
آپؓ کی سب صفات کا سرور
ہے بہر اک سے محاصرہ دشوار

سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ابن عفان صاحب آثار
یعنی عثمان سید الابرار
پیکر علم، جان شرم و حیا
صادق القول و صادق الاقرار
صاحب الہجرتین و ذوالنورین
صاحب جاہ اشرف الاخیار
جب مہم تبوک کو چندہ
جمع فرما رہے تھے خود سرکارؐ
آپؓ نے اک تہائی لشکر کا
سازوسامان کردیا تیار
دین تعلیم کی بہتری کے لئے
مال و جاں سے تھے ہر نفس تیار
بہر توسیع، مسجد نبویؐ
کردیئے خرچ سینکڑوں دینار
بیئر رومہ خرید کر مسلم
آب شیریں سے کردیئے سرشار
جب بھی کرتے تلاوت قرآں
روتے بے اختیار زاروقطار
دین کی وسعت و ترقی میں
ہے مثال آپؓ کا رہا کردار
آپؓ کے عہد میں ہوئے مفتوح
اندلسؔ، قبرص و بلخ تاتار
رومیوں کے شکست دینے کو
بحری بیڑا بھی کرلیا تیار
قاری و حافظ کلام اللہ
مومنوں کے انیس و خدمت گار
جان ایثار و جامع القرآں
حامئی دیں، حلیم و خوش اطوار
قبر و محشر کے خوف سے روتے
ہر گھڑی صبح و شام لیل و نہار
ہوگئے آخری زمانے میں
مفسدوں کی شرارتوں کا شکار
کیا ہی اچھے تھے حضرت عثمانؓ
کیا ہی اچھے تھے آپؓ کے اطوار
ان کی تعریف کیا کرے سرور
جن کی تعریف خود کریں سرکارؐ

سیدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صاحب السیف، حیدر کرار
عاشق سنت شہ ابرارؐ
غازی دیں، علی اعلیٰ مقام
عابد و زاہد نکو کردار
نازش بدر و فاتح خیبر
شیر دل جنگجو سپہ سالار
حق پرست و شہید راہ خدا
تیغ زن، صف شکن، علم بردار
قاتل مرحب و ولید خبیث
مرد میداں، دلاور جرار
شہسوار ولایت تقویٰ
شوہر دختر شہ ابرارؐ
رہبر و رہنمائے راہ سلوک
تاج عرفان کے در شہوار
اسد اللہ، امیر جیش حق
زاہد و خوش ادا و خوش گفتار
بے کسوں کے انیس و خدمت گار
ناتوانوں کے مونس و غم خوار
شیر مرداں، مجاہد بے باک
بطل جاں باز صفدر خوددار
صاحب ذوالفقار و مرد جری
رابع العہد سید الاحرار
تا دم واپسیں رہے ہر دم
کفر و باطل سے برسر پیکار
فقر زہاد و بے بدل درویش
فقر و فاقہ سے آئے دن دوچار
سنت مصطفیٰ کے احیا کو
جان دینے کو ہر گھڑی تیار
دین اسلام کی بقا مطلوب
مرتضیٰ حق پہ زندگی کا مدار
بوالحسنؓ بو تراب ابو الحسنینؓ
اشہب ذوالجناح کے حق دار
ہو گئے فتنہ خوارج میں
بامراد و شہید آخرکار
ان کے اوصاف کا بیاں سرور
ہے نہایت ہی مشکل و دشوار

آغا شورش کاشمیریؒ کی بے مثال شخصیت

آپ ایک ہی وقت میں اعلیٰ پایہ کے شاعر' ادیب' صحافی اور بلند پایہ سیاستدان بھی تھے

ایسے باکمال لوگ جن سے چمن میں دیدہ ور پیدا ہو۔ جو بہادری' جرات' شجاعت' عمل میں قوت ایمانی' لازوال خلوص' نمودونمائش سے پاک زندگی اور گفتار کے ساتھ ساتھ کردار کے بھی غازی ہوں' صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ شورش کاشمیری کا شمار بھی انہی لوگوں میں ہوتا ہے' جنہوں نے قوم کے خیالات کو بدلا اور غلامانہ ذہنیت کو تبدیل کرکے عزم و استقلال' ہمت و جوانمردی اور قربانی و ایثار کا جذبہ پیدا کیا۔ آغا عبدالکریم المعروف شورش کاشمیری کا طالب علمی کے زمانے میں ہی اچھے اور ہونہار طالب علموں میں شمار ہونے لگا تھا۔ گھریلو ماحول میں دین کی رنگت بہت نمایاں تھی۔ ان کی پرورش کرنے والی خاتون ان کی دیندار' متقی اور عابدہ دادی تھیں' یہی وجہ تھی کہ بچے کی ابتدائی تعلیم و تربیت پر دینی اثرات زیادہ نمایاں طور پر مرتب ہوئے۔ ان کے خاندانی پس منظر سے عیاں ہے کہ شورش کو دین سے محبت ورثہ میں ملی تھی' جس نے آگے چل کر ذہنی و فکری انقلاب برپا کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ شورش ایک متوسط' پابند صوم و صلوۃ کشمیری گھرانے سے ابھرے اور اپنی زندگی خود بنائی۔ وہ بھی ایسے وقت میں جبکہ ان سرمایہ داروں کی سیاست کا دور دورہ تھا' جو ہمیشہ سے سرکار پرست چلے آرہے تھے۔ طالب علمی کے زمانے میں نصابی سرگرمیوں کے علاوہ غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی بھرپور حصہ لیتے تھے۔ جب آپ نے امرتسر سے آکر لاہور میں مستقل سکونت اختیار کی تو ان دنوں مولانا ظفر علی خان کے اخبار زمیندار کا بے حد چرچا تھا' جو ہر لحاظ سے ایک ہردلعزیز اردو پرچہ تھا۔ شعروسخن میں دلچسپی تو پہلے ہی موجود تھی۔ زمیندار کے لگاتار مطالعہ نے سونے پر سہاگے کا کام کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے شورش نے شعروادب کی دنیا میں ایک ابھرتے ہوئے نوجوان شاعر کی حیثیت سے اونچا مقام پیدا کرلیا۔ صحافت' سیاست اور خطابت کی دنیا میں جب مولانا ظفر علی خان' مولانا ابوالکلام آزاد اور سید عطاءاللہ شاہ بخاری جیسی مقتدر شخصیات کی نگاہیں شورش پر پڑیں تو ان کو کندن بنا ڈالا اور دیکھتے ہی دیکھتے فرش سے عرش تک جا پہنچے۔ ابھی عمر سولہ سال ہی تھی کہ انگریز کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرنے کی جرات اور ہمت پیدا ہوگئی اور شاہی مسجد میں انگریز سامراج کی آمریت کو پہلی بار للکارا جس کے جواب میں ہزاروں لوگوں سے داد شجاعت تو حاصل کرلی مگر حکومت نے ان کی مجاہدانہ تقریر کو باغیانہ قرار دے کر ان کو پابند سلاسل کردیا۔

مسجد شہید گنج کے قضیے میں آغا صاحب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا لیکن مختلف راہنماؤں کا دوغلاپن دیکھ کر انہوں نے اپنا راستہ الگ کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ سید عطاء اللہ

تحریر:۔بابو شفقت قریشی سہام

شاہ بخاری کی خطابت کا اثر تو پہلے ہی ان پر نمایاں تھا چنانچہ ان کی مجلس احرار اسلام میں شمولیت اختیار کرکے تحریک میں پیش پیش رہ کر انگریز سامراج کی مخالفانہ سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا شروع کردیا' جس کی پاداش میں ان کا زیادہ وقت جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہی گزرا۔ رئیس الاحرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری ان کی سرگرمیوں سے خوش ہوکر اکثر کہا کرتے تھے کہ اب ان کو یہ فکر نہیں رہی کہ ان کی تحریک بڑھاپے میں کمزور ہوجائے گی۔ شورش نے بغیر تلوار کے سوشلزم اور قادیانیت کا مقابلہ کیا اور تقریر اور تحریر سے ان کے آگے بند باندھ دیے۔ ان کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچا کر باز رکھنے کی بے حد کوششیں کی گئیں مگر ان کے قدم کسی موقع پر بھی نہ ڈگمگائے اور مخالفت کی پرواہ کیے بغیر اپنا مشن جاری رکھا اور ختم نبوت پر کوئی حرف نہ آنے دیا۔ "چٹان" رسالہ کو بند کرکے ان کو مالی طور پر پریشان کرنے سے بھی ان کے ارادوں میں کوئی کمی نہ لائی جاسکی۔ انہوں نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی وفات پر قادیانیوں کو للکار کر کہا کہ مرحوم کا مشن جاری رہے گا اور وہ تن تنہا ان سے مقابلہ کریں گے۔ جسے آگے چل کر ثابت بھی کر دکھایا اور آخرکار مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلا کر دم لیا۔ قید و بند کی صعوبتیں اور طرح طرح کی مصیبتیں جھیلنے سے ان کا جسم بیماریوں کی آماجگاہ بن گیا' جس سے وہ بے حد لاغر ہوگئے اور آخرکار اس سچے عاشق رسول' ایک مخلص انسان' بہترین شوہر' شفیق باپ' شعلہ بیان مقرر' بے باک شاعر' فقیر منش انسان اور بطل جلیل نے ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۵ء کو اپنی جاں' جان آفریں کے سپرد کردی۔ جنازے میں ہر مسلک اور مکتبہ فکر کے افراد نے شرکت کی اور آپ کو لاہور میں سپرد خاک کردیا گیا۔

شورش کاشمیری ایک ہی وقت میں اعلیٰ پایہ کے شاعر' ادیب' صحافی اور بلند پایہ سیاستدان بھی تھے۔ عوامی مقبولیت کے اعتبار سے انہوں نے بے پناہ کامیابی حاصل کی۔ ان کی تحریر اور تقریر میں ہمیشہ تلخی نمایاں رہتی تھی۔ ان کی مقبولیت کا ایک سبب ان کی شاعری بھی تھی' جو اپنی مثال آپ تھی۔ آغا صاحب بلاشبہ اردو کے بلند پایہ ادیب اور شاعر تھے۔ انہوں نے درجنوں کتابیں لکھیں۔ ان کا سفرنامہ حج "شب جائے کہ من بودم" جو انہوں نے ۱۹۶۹ء میں بیت اللہ اور مدینہ منورہ کی زیارت کے بارے میں لکھا' بے حد مقبول ہوا۔ مسلمانوں کی دینی' روحانی اور فکری راہنمائی کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ پرآشوب دور میں آواز حق بلند کی اور دین اسلام کے لئے زندگی وقف کردی' نوجوانوں میں سیاسی و ملی جذبہ اجاگر کیا۔ اس سلسلے میں ایک بے باک جریدے "چٹان" کا اجراء بھی کیا۔ آپ کی صحافتی خدمات قابل صد تحسین ہیں۔ آپ کی اہم ترین خصوصیت حق گوئی و بے باکی تھی۔ اظہار رائے کے معاملے میں بہت نڈر اور بے حد دلیر تھے۔ تعمیری تنقید کو بے حد پسند کرتے تھے۔ ان کے مزاج میں آخر تک نہ رعونیت پیدا ہوئی' نہ بے جا انا نے پرورش پائی۔ معتدل مزاج شخص تھے' دامن بے حد صاف تھا۔ صرف گفتار کے غازی نہ تھے بلکہ کردار کے غازی بھی تھے۔ ہردلعزیز ہونے کے ساتھ ساتھ بلند بختی اور قائدانہ صلاحیت بھی رکھتے تھے

تحریر:۔ مولانا عبداللطیف مسعود‘ ڈسکہ

ایک حقیقت پسند اور جذباتی مرزائی

اب جاؤ اپنی حماقت کا ماتم کرتے رہو‘ حقیقت میں نہ تو میں مجدد تھا نہ مہدی اور نہ مسیح‘ مرزا قادیانی کا جواب

”جناب مرزا صاحب! تم نے تو اس وقت واقعی ابلیس کا کردار ادا کر دکھایا ہے۔“

مرزا صاحب۔

”وہ کیسے؟“

حقیقت پسند مرزائی۔

”مرزا صاحب! کیا تم نے اپنے سے پہلے ابلیس کا خطاب نہیں سنا تھا۔ جب اس نے کہا کہ میں نے تمہارے ساتھ محض جھوٹے اور فریب کارانہ وعدے کئے تھے۔ اور اس وقت میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ چنانچہ اس کا یہ کردار خدا کی آخری کتاب قرآن مجید نے بھی واضح کردیا تھا کہ۔

کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منک وانی اخاف اللہ رب العالمین الحشر۔

ترجمہ۔ ”شیطان کی طرح کہ جب وہ انسان کو کہہ دیتا ہے کہ تو کفر کرلے تو جب وہ کفر کرگزرتا ہے تو شیطان فورا“ کہہ اٹھتا ہے کہ میرا تجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔“

اسی طرح سورۃ انفال کی آیت ۴۸ میں اس کا یہ دجالانہ کردار واضح کیا گیا تھا۔

بعینہ اسی طرح تم نے بھی دنیا میں ہمیں قرآن و حدیث سے اپنے دعویٰ (مسیحیت) کی سچائی ظاہر کی۔ اور بے شمار کتب و رسائل میں اعلان کیا کہ حیات مسیح کا عقیدہ تو شرک ہے۔ اور اب تم ہربات اور دعویٰ سے انکار کرکے ہمیں ہی مجرم اور احمق قرار دے رہے ہو۔ خدا کو حاضرو ناظر جان کر کہو۔ کیا تم نے اپنا سارا کاروبار اسی مسئلہ حیات و وفات کو نہ بنایا تھا؟ اسی کو تم ختم نبوت کے بھی منافی کہتے رہے۔ قرآن مجید کی تیس آیات بھی بتلاتے رہے اور اب مکر رہے ہو۔ کیا یہ شرافت ہے؟“

مرزا صاحب آگ بگولہ ہوکر۔

”اے جاہل اور عقل کے اندھے بے وقوف۔ دوسری باتوں کی طرح میں یہ بات بھی تسلیم کرتا ہوں کہ میں نے یہ سب کچھ بڑے طمطراق سے لکھا تھا۔ مگر تم کیا اندھے تھے۔ تمہیں یہ نظر نہیں آیا تھا؟ جو میں نے ازالہ اوہام میں لکھا تھا کہ اول تو یہ جاننا چاہئے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو ہو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صدہا پیشگوئیوں میں سے یہ ایک پیشگوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ از ص ۱۴۰

ارے الو! اب بتا یہ عبارت میری مذکورہ کتاب میں تھی یا نہیں؟ وہ تو میری عادت تھی کہ کہیں ایک بات لکھتا تھا تو دوسری جگہ اس کے خلاف لکھ دیتا تھا تاکہ میری دال روٹی چلتی رہے۔ مگر ساتھ یہ بھی لکھ دیا تھا کہ سچے کے کلام میں تضاد نہیں ہوتا۔

جب کوئی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہوجائے تو اس کا کسی بات میں اعتبار نہیں رہتا۔ (چشمہ معرفت ص ۲۲۲)

ظاہر ہے کہ دونوں باتوں میں ایک تو لازمی جھوٹی ہے۔ پھر تم نے میری ان خرافات کو کیوں تسلیم کرلیا۔ فلعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

کیا تم نے بائیس جھوٹ والا انعامی اشتہار نہ پڑھا تھا۔ جو ملک کے کونے کونے میں پہنچا تھا اور جس کا جواب کوئی بھی نہ دے سکا۔ پھر تم نے مجھ جیسے کذاب کو کیوں مان لیا۔

ارے الو! تم ساری زندگی مجھے مسیح موعود پکارتے رہے حالانکہ میں نے صاف لکھ دیا تھا کہ۔

میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری

باقی ص ۳۶ پر

تعارف و تبصرہ : ماہنامہ ”البنوریہ“ سائٹ کراچی

ماہنامہ ”البنوریہ“ کا تیسرا شمارہ پیش نظر ہے۔ یہ خوبصورت رسالہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی کا ترجمان اور محدث العصر حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے نام نامی اسم گرامی کی طرف منسوب ہے۔ رسالہ میں دینی معلومات کا ذخیرہ ہی نہیں بلکہ ملکی حالات اور سیاسی مسائل پر بھی گرانقدر اور سیر حاصل تبصرے شامل کئے گئے ہیں‘ جس نے پرچے کی اہمیت بہت بڑھادی ہے۔ ملک میں اس وقت بے شمار رسائل و جرائد شائع ہورہے ہیں لیکن یہ رسالہ اپنی مذکورہ چند خصوصیات اور دیگر گوناگوں خوبیوں کی وجہ سے اہم مقام حاصل کرے گا اور آسمان صحافت پر ایک درخشندہ ستارہ بن کر چمکے گا۔

جو منفرد انداز نگارش و ترتیب اور تزئین منتظمین ادارہ نے اختیار کیا ہے اس میں زیادتی تو ہونی چاہئے کمی نہیں آنی چاہئے۔ نیز باطل قوتوں کے خلاف قلمی جہاد بھی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ باطل نئے انداز اور خوبصورت و سنہرے ناموں سے مسلمانوں کے ایمان کو سلب کرنے اور ڈاکہ ڈالنے میں مصروف ہے۔ رسالہ پڑھنے سے یہ کمی کچھ حد تک دور ہوتی نظر آرہی ہے‘ یہ رسالہ تمام باطل قوتوں کے خلاف جہاد میں سرفہرست رہے گا۔ رسالہ کا ٹائٹل بھی انتہائی جاذب نظر اور خوبصورت ہے اور مضامین بھی عمدہ اور معیاری ہیں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

میں اس کامیاب رسالہ کے اجراء پر منتظمین ادارہ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اس کی ترقی کے لئے دعاگو ہوں۔ نیز تمام احباب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ پرچہ کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ والسلام

(مولانا) محمد انور فاروقی‘ ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ڈویژن۔

بھاگلپور انڈیا میں ختم نبوۃ کانفرنس و تربیتی کیمپ

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بھاگلپور اور مسلم ایسوسی ایشن بروپورہ شہر بھاگلپور کے زیر اہتمام ۱۵ تا ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۳ء سہ روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس و تربیتی کیمپ لگایا گیا۔ جامع مسجد بروپورہ میں تربیتی کیمپ کے پروگراموں کی روزانہ دو نشستیں ہوتی تھیں، جن میں تین سو کے قریب علماء دانشور اور نوجوان مسلمان پابندی سے شریک ہوتے تھے اور خصوصی تربیت دہندگان حضرت مولانا سید محمد اسماعیل صاحب کٹکی دامت برکاتہم اور حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری زید مجدھم سے عقیدۂ ختم نبوت رفع و نزول عیسیٰ کی صحیح اسلامی تشریح مکمل تحقیق و بسط کے ساتھ سمجھی اور قادیانی گروہ کے پیدا کردہ شکوک و شبہات کا ازالہ کیا تاکہ اپنے اپنے علاقہ میں جاکر تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام دے سکیں۔ اسی مقصد کے لئے وہاں کی مجلس استقبالیہ نے ہر مندوب کیمپ کو کتب رد قادیانیت کا ایک وقیع و قیمتی سیٹ ہدیہ کیا۔ جو ۲۸ کتابوں پر مشتمل تھا۔ تربیتی کیمپ کے خصوصی پروگراموں کے علاوہ عیدگاہ بروپور میں بنائے گئے ایک وسیع و عریض شاندار پنڈال میں روزانہ رات میں عام اجلاس ہوتے رہے جبکہ اسی پنڈال میں ایک عام اجلاس بروز اتوار ۱۷ اکتوبر کی صبح کو دن میں منعقد ہوا۔ یوں تو روزانہ ہی عام اجلاس میں شرکاء کی تعداد بے حد و حساب رہتی تھی لیکن آخری اجلاس میں شرکاء کی تعداد نے پچھلے سارے ریکارڈ توڑ دیئے۔ محتاط اندازوں کے مطابق پچاس ہزار سے زیادہ مسلمانوں نے شرکت کی جن میں تقریباً" دس ہزار عورتیں تھیں۔ اور ان کے لئے پردہ کا معقول انتظام تھا۔ قرب و جوار کے محلوں میں اونچی جگہوں پر ہارن لگائے گئے تھے ان محلوں کے مسلمان بھی اپنی جگہ رہتے ہوئے اجلاس عام کی تقریریں سن رہے تھے اس طرح کل سامعین کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ یہ آخری اجلاس عام ۱۷ اکتوبر کی شب میں ساڑھے سات بجے شروع ہو کر ساڑھے چار بجے فجر کی اذان پر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس طویل ترین نشست میں حیرت انگیز طور پر پورا مجمع مکمل بیداری اور انتہائی توجہ اور سکون کے ساتھ علماء اسلام سے رد قادیانیت کے موضوع پر علمی و تحقیقی مضامین سنتا رہا۔ سہ روزہ اجلاس عام کی چار نشستوں میں مندرجہ ذیل حضرات نے مختلف عنوانات پر نصوص با حوالہ تحقیقی مواد پیش فرمایا۔ حضرت مولانا سید محمد اسماعیل صاحب کٹکی امیر شریعت اڑیسہ و رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند۔ حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری استاذ حدیث و ناظم اعلیٰ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند۔ راقم الحروف محمد عثمان منصور پوری استاذ و ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند۔ حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب بلند شہری مفتی دارالعلوم دیوبند۔ حضرت مولانا محمد یامین صاحب مظفر نگری مبلغ دارالعلوم دیوبند۔ حضرت مولانا محمد عرفان صاحب بہرائچی مبلغ دارالعلوم دیوبند۔ حضرت مولانا محمد یوسف امروہوی استاذ جامعہ اسلامیہ جامع مسجد امروہہ۔ حضرت مولانا طاہر حسن صاحب ہرسولوی استاذ دارالعلوم حسینیہ تاؤلی۔ حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری استاذ دارالعلوم اسلامیہ بستی (یوپی)۔ ان حضرات کے مسلسل علمی و روحانی بیانات سے قادیانی گروہ کی فریب کاریوں کا پردہ فاش ہوگیا۔ جو مدعی نبوت ملعون کذاب دجال مرزا غلام احمد قادیانی کی پیروی کرکے اپنے لئے ہاویہ جہنم میں گرنے کا سامان کر رہا ہے۔ ساتھ ہی بڑی ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ اس ملعون و کذاب کو نہ ماننے کے جرم میں دنیا بھر کے دو ارب کے قریب سچے مسلمانوں کو دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیتا ہے اور اس کے برخلاف اپنے کفریات کو حقیقی اسلام کا نام دے کر ناواقف مسلمانوں کو دام فریب میں مبتلا کرتا ہے۔ علماء ربانی کے بیانات سے بفضلہ تعالیٰ یہ حقیقت ہر مسلمان پر عیاں ہوگئی جس کے نتیجہ میں ہر ایک نے یہ تہیہ کرلیا کہ ہر جگہ قادیانی گروہ کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا اور ان کی ریشہ دوانیوں پر کڑی نظر رکھی جائے گی۔ اور ان کو ہرگز اس کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہیں اور اپنی مذہبی رسومات کو اسلامی نام سے پکار کر مسلمانوں کو دھوکا دیں۔ ذات باری تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ اس کانفرنس کے مفید اثرات پورے ملک پر پڑیں گے۔

(بشکریہ ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی۔ ۵ تا ۱۱ نومبر ۱۹۹۳ء)

کشمیری مسلمانوں پر بھارتی مظالم کے خلاف ننکانہ میں پرزور احتجاج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کی اپیل پر گزشتہ دنوں ننکانہ صاحب میں کشمیری عوام پر بھارتی مظالم کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔ شہری مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں نہتے کشمیریوں پر بھارتی افواج کے ظلم و ستم اور درگاہ حضرت بل کے مسلسل محاصرے کے خلاف مذمتی قراردادیں منظور کی گئیں۔ بعد ازاں حاجی عبدالحمید رحمانی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کی قیادت میں جامع مسجد مدینہ موگامنڈی سے ایک بڑا جلوس نکالا گیا۔ جس میں شہر کی دینی سماجی اور سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور شہریوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ جلوس ریلوے روڈ سے ہوتا ہوا غلہ منڈی کے راستے چوک آپ خضر میں جاکر اختتام پذیر ہوا۔ جلوس کے شرکاء نے کتبے اور بینر اٹھا رکھے تھے۔ جس پر کشمیر بنے گا پاکستان، ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے، مقبوضہ کشمیر کے شہداء کو سلام، حکمرانو کشمیر کی آزادی کے لئے جہاد کا اعلان کرو کے نعرے درج تھے۔ جلوس کے آگے چلنے والی ایک ننھی منی بچی لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی رہی، جس نے ہاتھ میں ایک کتبہ پکڑا ہوا تھا جس پر "بھارتی حکمرانو بچے تو سب کے لئے پھول ہوتے ہیں پھر ننھے منے کشمیری بچوں پر ظلم و ستم کیوں؟" کی تحریر درج تھی۔ جلوس کے اختتام پر تقریر کرتے ہوئے حاجی عبدالحمید رحمانی نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی جس درندگی کا مظاہرہ کر رہا ہے تاریخ انسانیت میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی قراردادوں پر عملدرآمد کے لئے موثر منصوبہ بندی کرے اور بھارتی مظالم بند کرانے کے لئے بھارت پر دباؤ ڈالے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ قادیانی اسلام دشمن طاقتوں کے ایماء پر مسئلہ کشمیر کو خراب کر رہے ہیں۔ انہوں نے اسلامی سربراہی کانفرنس کا اجلاس بلا کر بھارت کا اقتصادی بائیکاٹ کرنے کا مطالبہ کیا۔ احتجاجی جلوس سے شوکت علی شاہد اور قاری محمد عباس نے بھی خطاب کیا۔ ●●

آٹھویں ترمیم کی اسلامی دفعات کو نہ چھیڑا جائے، مولوی فقیر محمد

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ صدر پاکستان سردار فاروق احمد خان لغاری، وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور وفاقی وزیر قانون ڈاکٹر شیر افگن سے مطالبہ کیا ہے کہ آٹھویں ترمیم کے خاتمہ کی بجائے صدر اور وزیر اعظم کے اختیارات کے بارے میں سیاسی حصہ پر غور و خوض کیا جائے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء وفاقی شرعی عدالت اور تمام اسلامی دفعات کو جو آئینی تحفظ حاصل ہے ان کو برقرار رکھا جائے۔ ٹیلی گرام میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں مسلمانوں کی تعداد بارہ کروڑ ہے اور تمام اقلیتوں، عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں، بدھ، پارسی، قادیانیوں سمیت کل تعداد ۵۰ لاکھ کے قریب ہے ان کو

خوش کرنے کے لئے کسی اسلامی شق کو تبدیل یا حذف نہ کیا جائے کیونکہ اسلامیان پاکستان نے بڑی قربانیوں کے بعد ان اسلامی دفعات کو منظور کروا کر آئین میں تحفظ دلایا تھا ان کو سیاسی مسئلہ نہ بنایا جائے اور آنجہانی سر ظفر اللہ خان قادیانی کے ساتھی ایس اے سلام کو قادیانیت نوازی کے پیش نظر اس آئینی کمیٹی میں شامل نہ کیا جائے۔ مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو اور سیکریٹری تعلیم پنجاب سے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ گورنمنٹ ٹی آئی ہائی اسکول ربوہ میں ہیڈ ماسٹر کی خالی ہونے والی اسامی پر گورنمنٹ رشید ہائی اسکول جھنگ کے ہیڈ ماسٹر راسخ العقیدہ مسلمان ملک محمد صدیق گریڈ ۱۸ کو ہیڈ ماسٹر تعینات کیا جائے اور زنانہ گورنمنٹ ہائی اسکول احمد نگر (ربوہ) کی مسلمان ایس ایس ٹی ٹیچر مس سرور کی جگہ مسلمان کی بجائے ایک غیر مسلم قادیانی ٹیچر مس زاہدہ کو لالیاں سے احمد نگر تبدیل کرنے کی تحقیقات کرائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۹ نومبر ۱۹۹۳ء کو گورنمنٹ ٹی آئی ہائی اسکول ربوہ کے مسلمان ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوگئے تھے مگر محکمہ تعلیم نے نیا مسلمان ہیڈ ماسٹر لگانے کی بجائے ڈپٹی ہیڈ ماسٹر قادیانی مرتد عبدالرب کو چارج دے دیا جبکہ کوئی قادیانی ربوہ میں کسی تعلیمی ادارہ کا ہیڈ مقرر نہیں ہو سکتا جبکہ ٹی آئی ہائی اسکول ربوہ میں محکمہ تعلیم نے دس قادیانی ایس ایس ٹی ٹیچر تھوک کے حساب سے تعینات کر دیئے ہیں۔ اسی طرح ڈائریکٹر سیکنڈری اسکولز فیصل آباد نے قادیانی ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول احمد نگر کی شہہ پر زنانہ مسلمان ایس ایس ٹی ٹیچر کو لالیاں تبدیل کر دیا ہے اب اس اسکول میں صرف ایک مسلمان ٹیچر رہ گئی ہے باقی سب کی سب قادیانی غیر مسلم ہیں۔ مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو اور مشیر اعلیٰ پنجاب سے مزید مطالبہ کیا ہے کہ دریائے چناب کی غربی جانب مسلم کالونی ربوہ کے بالمقابل سرمایہ داروں اور سرکاری حکام کے لئے مجوزہ سیرگاہ کی تعمیر کی آڑ میں غریب مزدوروں کے ۳۰ گھروں کو گرانے کا فیصلہ واپس لیا جائے اور کمشنر فیصل آباد کی تجویز کو مسترد کرتے ہوئے اگر سیرگاہ کی تعمیر ضروری ہے تو پل کی دوسری طرف بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی غیر مسلم جماعت ربوہ کی سرکاری افسروں کے ساتھ ساز باز کے تحت دریائے چناب کے کنارے ۴۷ سال بعد سیرگاہ تعمیر کرنے کا جو پروگرام بنایا ہے وہ صرف دریا کے کنارے ۴۶ سال سے آباد مسلمانوں کو وہاں سے بے گھر کرنے کے لئے بنایا ہے کیونکہ ربوہ ٹاؤن کمیٹی میں انہی مسلمانوں کے ووٹوں سے مسلمان ممبران منتخب ہوتے ہیں۔ انہوں نے کمشنر فیصل آباد، ڈی سی جھنگ اور اے سی چنیوٹ کی طرف سے ۵۰۰۰ مسلمانوں کو بے گھر کرنے کے پروگرام کی شدید مذمت کی ہے اور موجودہ جگہ پر سیرگاہ تعمیر کرنے کی شدید مخالفت کی ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو وہاں سے ہٹانے کے لئے دو روز کا نوٹس دینے کے حکم کو آمرانہ قرار دیا۔ ●●

چیلیے والا جھنگ میں ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ۔ مولانا غلام حسین جھنگ صدر

مرزا رفیع احمد برادر مرزا طاہر نے ۵۰۰ کنال رقبہ چیلیے والا تھانہ اٹھارہ ہزاری ضلع جھنگ خرید کیا اور ۲۹۰۰ کنال رقبہ کی رجسٹری مرزا محمد احمد، مرزا عبدالصمد، مرزا طیب احمد پسران مرزا رفیع احمد اور لڑکیوں کے نام کرادی ہے۔ تحصیل کے لئے رقبہ مذکورہ ۹۳-۷-۲۸ کو کچہری جھنگ میں ہوئی۔ سودا ۳۵۰۰ کنال کا ہے بقایا زمین ابھی رجسٹری ہونی ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کو ان کی کارروائی کا پتہ چلا تو مرکزی دفتر میں تمام ساتھیوں کے مشورہ سے اس علاقہ میں کانفرنس منعقد کرنے کا پروگرام طے ہوا کیونکہ قادیانی یہ زمین خرید کر اپنا نیا مرکز بنا کر علاقہ کے مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ علاقہ ضلع بھکر، لیہ، خوشاب، احمد پور سیال، ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان اور ملک بھر میں جہاں بھی جانا چاہیں رابطہ کے لئے نہایت موزوں ہے۔ جماعت ختم نبوت نے فیصلہ کیا کہ علاقہ کے ان پڑھ اور دین سے ناواقف لوگوں کو قادیانی مرتد بنانے کے لئے ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع بھی کر دیئے۔ دکانداروں سے رابطہ لالچ، علاقہ کے زمینداروں سے رابطے چنانچہ جماعت کے فیصلہ کے مطابق جب علاقہ میں کام شروع ہوا تو دکانداروں اور علاقہ کے لوگوں نے قادیانیوں سے بائیکاٹ کر دیا۔

جماعت نے فیصلہ کیا کہ چیلیے والا کے مقام پر جہاں تقریباً" چار پانچ سو گھرانے آباد ہیں ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جائے اور اجتماعی طور پر لوگوں کو قادیانیوں کے عقائد و عزائم سے آگاہ کیا جائے چنانچہ کانفرنس کے انعقاد کے لئے سب سے پہلے اہل علاقہ چیلیے والا کے مسلمانوں کی بیعت کا سلسلہ مرشد آباد شریف تحصیل ضلع بھکر کے گدی نشین جناب صاحبزادہ عبدالمعید ہمدانی کے ساتھ تھا۔ راقم الحروف ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تمام حالات ان کی خدمت میں پیش کئے۔ تمام حالات سننے کے بعد انہوں نے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر سخت تشویش کا اظہار کیا اور کانفرنس کی تیاری اور کانفرنس میں تعاون کے لئے چیلیے والا کے مریدوں کے نام خط تحریر کیا۔ کانفرنس ۵ نومبر بروز جمعہ تجویز ہوئی چنانچہ کانفرنس سے ایک ہفتہ قبل ۲۸ اکتوبر بروز جمعرات مبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ایک جماعت مولانا خدا بخش کی سرپرستی میں علاقہ میں پہنچ گئی۔ مختلف مقامات پر مبلغین کی جماعت جن میں مولانا غلام مصطفیٰ مبلغ صدیق آباد ربوہ، مولانا امام الدین، مولانا فقیر اللہ، مولانا محمد اسحاق صاحبان شامل تھے علاقہ میں کانفرنس کے انعقاد کے اغراض و مقاصد اور مرزائیت کے ہتھکنڈوں سے آگاہ کرنے کے لئے احمد پور سیال، سندو آنہ، پیر عبدالرحمن گڑھ، صارا جہ، حسو بلیل روڈ و سلطان لشاری، اٹھارہ ہزاری، واصو، ڈالاں والا موڑ، منڈے سید، ماچھی وال کوٹ، شاکر کوٹ، بہادر حویلی، بہادر شاہ، رحتم، سرگانہ، دریام والا، شور کوٹ روڈ، شور کوٹ شہر، میرک، سیال اور مختلف مقامات پر دورے کر کے عوام کو آگاہ کیا۔ اشتہار بھی شائع کیا گیا جس میں علاقہ کے ایم پی اے میاں محمد اکرم چھلہ کی صدارت تھی چنانچہ کانفرنس ٹھیک دس بجے چیلیے والا پر شروع ہوگئی جمعہ سے قبل کی نشست کی صدارت چیلیے والا کے خطیب مولانا امام بخش نے کی۔ راقم الحروف نے اس علاقہ میں کانفرنس کرنے کے اغراض و مقاصد اور مرزائیت کے ہتھکنڈوں سے عوام کو آگاہ کیا۔ بعد ازاں مولانا محمد صدیق مدرس جامعہ محمودیہ، مولانا محمد سرور خطیب جھنگ صدر، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا خدا بخش ملتان، مولانا محمد عبداللہ آف منیکرہ اور دوسرے مقررین نے خطاب فرمایا اور مرزائیوں کے عقائد پر سیر حاصل بحث فرمائی۔ جمعہ سے قبل خواجہ خواجگان امیر مرکزیہ جناب حضرت مولانا خواجہ خان محمد تشریف لے آئے۔ جمعہ کی اذان کے بعد مقرر بے بدل جناب قاری محمد حیات صاحب نے نماز جمعہ تک خطاب فرمایا۔ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر حضرت قبلہ خواجہ صاحب کی سرپرستی اور محمد اکرم چھلہ کی صدارت میں دوسری نشست شروع ہوئی جس میں مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد عبداللہ بھکر، چوہدری شہباز گجر، مولانا حکیم عبداللطیف اور مولانا اللہ وسایا صاحب نے مفصل خطاب فرمایا۔ مولانا اللہ وسایا صاحب کے خطاب کے دوران سپاہ صحابہؓ کے جرنیل حضرت مولانا اعظم طارق ایم این اے جھنگ تشریف لے آئے۔ مولانا اللہ وسایا کے بعد ان کا خطاب شروع ہوا۔ اہل علاقہ جو کہ کانفرنس کے شروع ہونے سے پہلے ہی ویگنوں، ٹرالیوں اور بسوں میں قافلوں کی شکل میں تشریف لائے۔ علاقہ کے خطباء حضرات نے اپنے اپنے علاقہ کی سرپرستی کی تھی۔ اپنے جمعہ کے انتظام کر کے خود چیلیے والا تشریف لائے تھے۔ احمد پور سیال کے قافلہ کی سرپرستی حضرت مولانا سید کوثر حسین شاہ، مولانا سید احمد شاہ صاحب نے فرمائی۔ اسی طرح مختلف علاقہ جات کے علماء نے بڑی محنت کر کے کانفرنس کو کامیاب کیا۔ علماء کرام کے خطاب کے دوران پنڈال میں لوگوں نے بھرپور طریقہ سے یقین دہانی کرائی کہ ہم قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کر کے یہاں سے بھاگنے پر مجبور کر دیں گے۔ کانفرنس کے دوسرے دن دوبارہ راقم الحروف کا اس علاقہ میں جانا ہوا تو چیلیے والا کی قریبی بستی عبداللہ

پور کے ذمہ دار جناب حاجی علی محمد نے بتلایا کہ کانفرنس سے واپسی پر میں نے اپنی بستی کے تمام لوگوں کو بلا کر کہا کہ تم بیل گاڑی پر محنت مزدوری کرتے ہو۔ اگر کسی شخص نے اپنی بیل گاڑی پر قادیانیوں کا سامان لادا تو بیل کو ذبح کر کے گوشت تقسیم کرایا جائے گا اور اگر کسی نے ان کی فصل وغیرہ کاٹی تو اس سے بستی کے تمام لوگ مکمل بائیکاٹ کریں گے۔ اسی طرح علاقہ کے لوگوں میں قادیانیوں کے خلاف سخت نفرت کا اظہار پایا جاتا ہے۔ مولانا اعظم طارق کی تقریر کے بعد علاقہ کے ایم پی اے جناب میاں محمد اکرم چیلہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میرے مرشد پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے مرزا غلام احمد قادیانی کو ناکوں چنے چبوائے تھے انشاء اللہ میرا مال میری جان سب کچھ ختم نبوت کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ نعتیہ کلام جناب حافظ فلک شیر' محمد بخش پردیسی اور طاہر برادران نے پیش کئے۔ جبکہ بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین جناب حضرت' مولانا قاری محمد رفیق صاحب نے نمائندگی فرمائی۔ صاحبزادہ عبدالمجید صاحب طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ ان کا خط پڑھ کر سنایا گیا۔ شام پانچ بجے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی جبکہ خان محمد اصغر خان پٹھان نے عوام و خواص کے لئے کھانے کا مکمل انتظام فرمایا تھا۔ ماسٹر محمد اقبال' میاں حبیب چیلہ' میاں محبوب چیلہ' میاں محمد افضل چیلہ' میاں محمد اعظم چیلہ' حکیم سید منیر حسین' شاہ ملک آصف الرحمن' مولانا محمد یار خطیب اٹھارہ ہزاری نے کانفرنس کی کامیابی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اللہ پاک قبول فرمائے اور نجات کا ذریعہ بنائے اور اس کانفرنس کو علاقہ کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

زمین کی خریداری کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ملک مبشر احمد بجوکہ ولد ملک بشیر محمد۔۴۰۰ کنال۔
مسماۃ سارہ امت الحفیظ دختر مرزا رفیع احمد۔۴۰ کنال۔
مسماۃ حمیرا امت الحمید دختر مرزا رفیع احمد۔۲۰۰ کنال۔
مسماۃ شبو امت اللطیف دختر مرزا رفیع احمد۔۲۰۰ کنال۔
مسماۃ وردہ امت الملک دختر مرزا رفیع احمد۔۲۰۰ کنال۔
مرزا محمد احمد ولد مرزا رفیع احمد۔۶۰۰ کنال۔
مرزا عبدالصمد ولد مرزا رفیع احمد۔۲۸۰ کنال۔
مرزا طیب احمد ولد مرزا رفیع احمد۔۴۰۰ کنال۔
مرزا رفیع احمد ولد مرزا محمود۔۲۸۰ کنال۔
کل ٹوٹل۔۲۶۰۰ کنال۔

اقوام مغل ساکنان محلہ دار الصدر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔ ●●

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کا اجلاس'
قادیانی سرگرمیوں پر زبردست احتجاج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کے دفتر میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام و معززین شہر کا ایک ہنگامی اجلاس ۹ ستمبر بروز سوموار منعقد ہوا۔ اجلاس میں قادیانیوں کی ملک میں بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا۔ ملک پاک کے طول و عرض میں تمام تر دہشت گردی' قتل' ڈاکہ' بموں کے دھماکے اور مساجد میں نہتے نمازیوں پر فائرنگ اور بدامنی کی فضا کا ذمہ دار اسی گروہ کو قرار دیا گیا کہ وہ باسیان پاکستان سے اپنے کافر قرار دیئے جانے کا انتقام لے رہے ہیں۔ خصوصاً" ضلع جھنگ کے انتہائی پرامن علاقہ چک نمبر ۲۱۲/ ر تحصیل جنوبی چاہ چیلے والا حسین آباد بھکر روڈ تھانہ اٹھارہ ہزاری میں مرزا رفیع احمد وغیرہ کا ۳۵۰۰ کنال رقبہ خرید کر مذہب کے نام پر ربوہ (قادیان) جیسا نیا مرکز قائم کرنے اور ان پڑھ اور سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی گہری سازش قرار دیا اور اسے جھنگ میں مزید بدامنی کشیدگی پیدا کرنے کا سبب قرار دیا۔ اس اجلاس میں قادیانیوں کی اس سازش کی پرزور مذمت کی گئی۔ حکومت پاکستان' حکومت پنجاب و ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ یہ رقبہ جو اس ملک و اسلام دشمن قادیانی گروہ کے ان وڈیروں کے نام بذریعہ رجسٹری نمبر ۲۸ مورخہ ۹۳۔۲۔۲۸ الاٹ کیا گیا ہے فی الفور منسوخ کیا جائے اور قادیانیوں کو اس مذکورہ زمین سے بے دخل

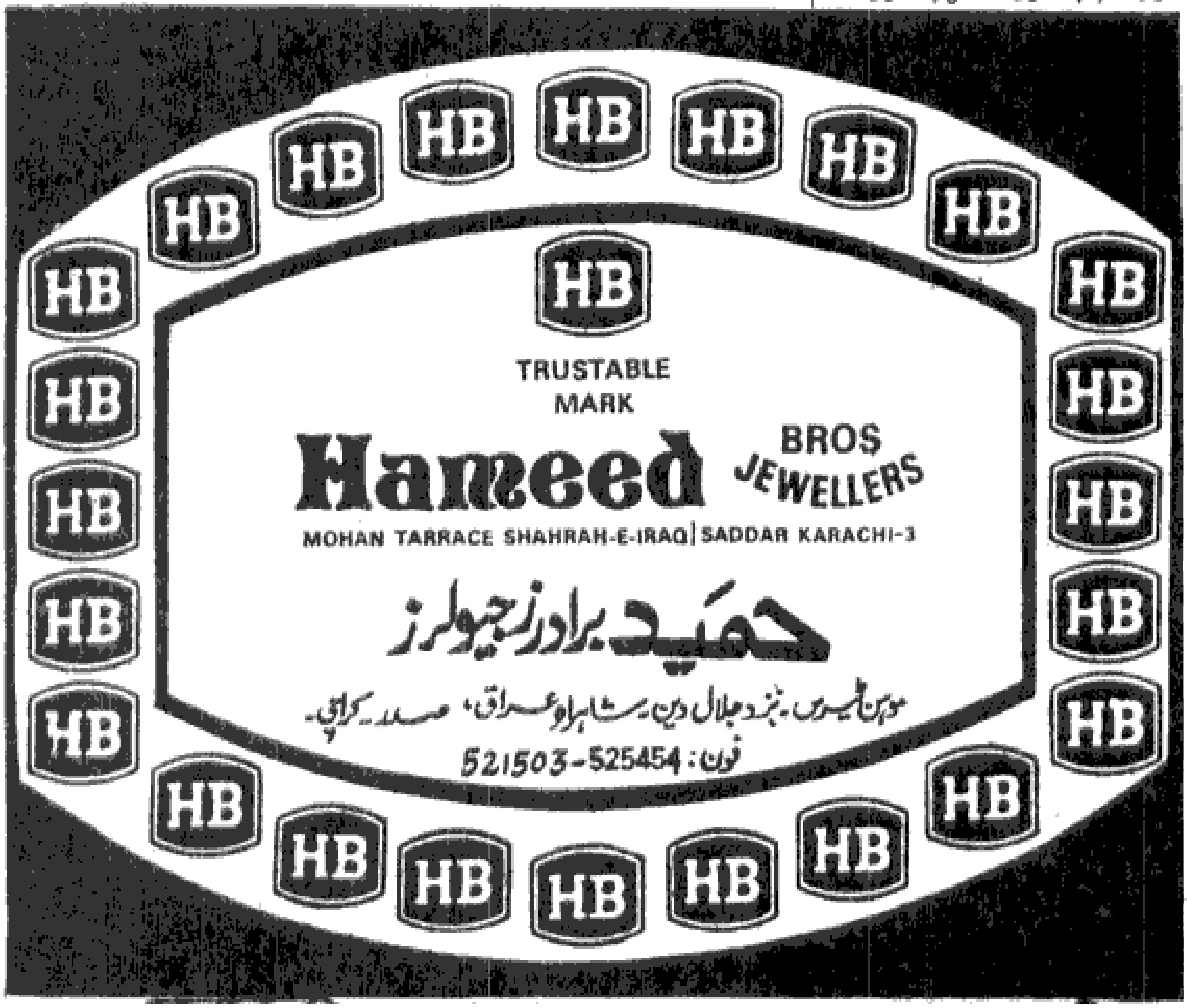

کرکے اہل علاقہ و جھنگ کو اس گھناؤنی سازش سے پاک کیا جائے تاکہ جھنگ کے عوام سکھ کا سانس لے سکیں۔ اجلاس میں پرزور مطالبہ کیا گیا کہ اتنی کثیر رقم کے بارے میں خصوصی ٹیم کے ذریعہ انکوائری کرائی جائے کہ مرزا رفیع احمد کے خاندان کے پاس یہ رقم کہاں سے آئی' آیا اس کا ٹیکس حکومت پاکستان کو ادا کیا گیا یا نہیں۔ ●●

موضع مونگ کے قادیانی محمد اسلم کو قادیانیت کی تبلیغ پر گرفتار کرلیا گیا

منڈی بہاؤالدین۔ گزشتہ روز موضع مونگ میں معروف قادیانی محمد اسلم ولد خوشی محمد کو مونگ ہی کے حکیم محمد حاکم خان کو قادیانیت کی تبلیغ اور اپنے کو مسلمان ظاہر کرنے پر حکیم محمد حاکم خان کی درخواست پر ڈی ایس پی منڈی بہاؤالدین راجہ محمد فاروق ساجد نے قادیانی محمد اسلم کی فوراً گرفتاری کا حکم دیا اور پولیس نے موضع مونگ میں رات کو چھاپہ مار کر گرفتار کرلیا اور چالان کرکے ڈسٹرکٹ جیل منڈی بہاؤالدین بھیج دیا۔ ملزم کی طرف سے علاقہ مجسٹریٹ جناب محمد زمان خان کی عدالت میں ضمانت کی درخواست دی۔ قادیانی ملزم کے وکیل چوہدری شیر محمد نے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے معروف وکیل محمد اکرم گھکھڑ ایڈووکیٹ اور لیگل انسپکٹر نے بحث میں حصہ لیا۔ عدالت نے قادیانی ملزم کی ضمانت کی درخواست خارج کردی۔ اس کے بعد ملزم کی طرف سے ضمانت کی درخواست ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج حافظ محمد اکرم چغتائی منڈی بہاؤالدین کی عدالت میں دائر کی۔ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت میں قادیانی ملزم کے وکیل چوہدری شیر محمد ایڈووکیٹ اور چوہدری عیسیٰ خان ایڈووکیٹ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیران راجہ محمد اکرم گھکھڑ ایڈووکیٹ' محمد عارف سیال ایڈووکیٹ' بابو محمد یامین ایڈووکیٹ' چوہدری احمد مونس ایڈووکیٹ اور ہائی کورٹ کے معروف قانون دان حاجی میراں ملک ایڈووکیٹ نے وکالت نامہ داخل کیا۔ بحث میں قادیانی وکیل نے کہا کہ یہ کیس ذاتی عناد پر مبنی ہے اور ملزم نے قادیانیت کی تبلیغ نہیں کی۔ ختم نبوت کے مشیر حاجی میراں ملک نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ ملزم نے عوام میں قادیانیت کی تبلیغ کرکے زہر پھیلانے کی کوشش کی اور اپنے کفریہ عقائد کی تبلیغ کررہا تھا' جس سے علاقہ بھر کا امن خراب ہورہا تھا۔ کچہری میں دو سو علماء کرام' مشائخ عظام' معززین شہر کی ایک بہت بڑی تعداد بھی موجود تھی۔ اس کیس کو انتہائی حساس موقع پر درج کیا گیا اس کی وجہ سے شہر اور علاقہ بھر کا امن تباہ ہوسکتا تھا۔ عدالت نے بحث سننے کے بعد تاریخ ڈال دی۔ اگلی پیشی پر عدالت سیشن جج نے ملزم قادیانی کی ضمانت درخواست خارج کردی۔ عدالت کے باہر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا صوفی غلام نور' الحاج جاوید اقبال چغتائی' ملک محمد یامین قادری' سپاہ صحابہؓ کے رہنما محمد ایوب مجاہد' حاجی محمد یحییٰ قریشی' مولانا علی شیر حیدری' ختم نبوت یوتھ فورس کے رہنما میاں محمد فاروق' ملک محمد اشتیاق' جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا قاری خلیل احمد آزاد' مولانا عبدالقادر افغانی' جمعیت اشاعت التوحید و سنت کے رہنما مولانا قاری محمد اشرف قریشی' مولانا قاری عبدالشکور جامع مسجد ختم نبوت کے خطیب مولانا اکرام اللہ خان' نوجوان محمد صادق' متحدہ دینی محاذ کے رہنما ملک محمد افضال موجود تھے۔ عدالت مسلمانوں سے بھری ہوئی تھی۔

چوہدری ریاض احمد ایڈووکیٹ کو صدمہ

منڈی بہاؤالدین۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر چوہدری ریاض احمد ایڈووکیٹ آف سوں کلاں کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال فرماگئی ہیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ سوں کلاں نزد گجرات میں ادا کی گئی۔ جس میں علماء کرام' وکلاء' سیاستدانوں' سماجی کارکنوں کے علاوہ افسران اعلیٰ کی بھاری تعداد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ کے بعد مرحومہ کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر الحاج ایم رشید خواجہ' جنرل سیکرٹری ملک محمد یامین قادری' مولانا غلام نور مظہری' مولانا خان اکرام اللہ خطیب جامع مسجد ختم نبوت' ممتاز دینی شخصیت الحاج جاوید اقبال چغتائی' نوجوان کارکن محمد صادق حسین' چیئرمین پریس کلب راجہ محمد سرور' جنرل سیکرٹری چوہدری بشیر احمد ساجد' سپاہ صحابہؓ کے رہنما حاجی محمد یحییٰ قریشی' ملک محمد افضال' محمد ایوب مجاہد' محمد ادریس قریشی' ملک محمد اکرم ولی' جمعیت علماء اسلام کے ضلع منڈی بہاؤالدین کے امیر مولانا قاری خلیل احمد آزاد' حافظ ارشاد اللہ صدیقی' ختم نبوت یوتھ فورس کے صدر عرفان خان' سیکرٹری جنرل خان خلیل ساجد نے چوہدری صاحب کی والدہ کے انتقال پر گہرے افسوس و صدمہ کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے (آمین)

طب و صحت

انڈا - پروٹین کا خزانہ

انڈے میں موجود چربی جسم کو حرارت اور توانائی بخشتی ہے جس سے انسان حرکت میں رہتا ہے

انڈا ایک مقوی غذا ہے جس میں پروٹین کا خزانہ ہوتا ہے۔ انڈا آسانی سے ہضم ہوجاتا ہے۔ انڈے میں تین حصے ہوتے ہیں۔ باہری خول' سفیدی اور زردی۔ باہری خول ۱۱ فیصد' سفیدی ۵۸ فیصد اور زردی ۳۱ فیصد ہوتی ہے۔ باہری خول چونے کا بنا ہوتا ہے۔ جس کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور غیر مستعمل ہوتا ہے۔ سفیدی اور زردی ہی غذا کی شکل میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ سفیدی میں غذائی اجزاء کا تناسب حسب ذیل ہے۔

پانی	۸۵ء۷۰ فیصد۔
غیر حیاتی مادے	۰ء۵۱ فیصد۔
چربی	۰ء۲۵ فیصد۔
پروٹین	۱۲ء۶۰ فیصد۔
گلوکوز	۰ء۸۶ فیصد۔

زردی میں غذائی اجزاء کا تناسب ذیل ہوتا ہے۔

پانی	۴۹ء۵۰ فیصد۔
چربی	۳۲ء۷۵ فیصد۔
پروٹین	۱۶ء۲۰ فیصد۔
غیر حیاتی مادے	۱ء۰۹ فیصد۔
خمیرات	۰ء۳۱ فیصد۔

ان اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ انڈے میں سب سے زیادہ مقدار پانی کی ہوتی ہے۔ اسی طرح انسانی جسم میں بھی ۷۰ فیصد پانی ہوتا ہے جو کم نہیں ہوتا۔ اگر آٹھ لیٹر سے زیادہ پانی جسم میں کم ہوجائے تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔

پروٹین جسم کے حصوں کو بڑھانے اور درست رکھنے کا کام انجام دیتا ہے۔ پروٹین جلد' پٹھوں اور ہڈیوں کی طاقت کا چشمہ ہے۔ اس کی کمی سے جسم میں کمزوری آجاتی ہے۔ جس سے مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہونے کا امکان رہتا ہے۔

انڈے میں موجود چربی جسم کو حرارت اور توانائی بخشتی ہے۔ جس سے انسان حرکت میں رہتا ہے اور روزمرہ کے کام کو انجام دیتا ہے۔ چربی جسم میں زائد توانائی کے ذخیرے کے طور پر محفوظ رہتی ہے۔ جو ضرورت پڑنے پر جسم کو توانائی فراہم کرتی ہے۔ ایک انڈے سے تقریباً ۸۰ کیلوری توانائی ملتی ہے جبکہ ایک صحت مند انسان کو روزانہ ۳۰۰۰ کیلوری توانائی کی ضرورت پڑتی ہے۔

ماہ اگست ۲۵ء

فتنۂ قادیانیت اور سپریم کورٹ

سلسلہ وار

- قادیانیت ایک بے بنیاد مذہب ہے
- کسی مذہب نے دوسرے مذہب کی اصطلاحات کو نہیں اپنایا

قادیانی اسلامی اصطلاحات' اسلامی شعائر استعمال نہیں کرسکتے

سپریم کورٹ آف پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ

ترجمہ مجاہد لاہوری

کے باوجود اس باب کے احکام موثر ہوں گے۔ اس کے بعد آرٹیکل ۲۰۳۔ ز میں کہا گیا ہے۔

"آرٹیکل ۲۰۳۔ و کے احکام کے سوا کوئی عدالت یا ٹریبونل بشمول عدالت عظمیٰ و عدالت عالیہ کسی ایسے معاملہ کی نسبت کسی کارروائی پر غور نہیں کرے گی یا کسی اختیار یا اختیار سماعت کا استعمال نہیں کرے گی جو عدالت کے اختیار یا اختیار سماعت کے دائرہ میں آتا ہو۔"

۲۸۔ ان احکام کو یکجا کرکے پڑھا جائے تو اس سے یہ مفہوم نکلتا ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کا صادر کردہ کوئی فیصلہ "اگر اس کے خلاف سپریم کورٹ کے شریعت اپیلیٹ بنچ میں اپیل نہ کی جائے یا اپیل کرنے کی صورت میں فیصلہ کو بحال رکھا جائے" سپریم کورٹ کیلئے بھی واجب التعمیل ہوگا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کے محولہ بالا فیصلہ کو عدالت ہذا بھی نظرانداز نہیں کرسکتی۔

۲۹۔ اگلا قابل غور نکتہ یہ ہے کہ آیا امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء صراحتاً اور بالکل قطعی الفاظ میں اس مذہبی آزادی کی مکمل نفی کرتا ہے جس کی ضمانت پاکستان کے احمدی شہریوں کو دستور کے آرٹیکل ۲۰ میں دی گئی ہے؟ اس دعویٰ پر مزید غور کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ متعلقہ قانون اور حقائق کا مطالعہ کرلیا جائے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان قوانین نے اپیل کنندگان کو ان کی مذہبی آزادی سے محروم کردیا ہے۔

تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔ ب کی عبارت جو کہ اس مقدمہ سے متعلق ہے' درج ذیل ہے۔

"۲۹۸۔ ب۔ القابات' اصطلاحات اور خطابات کا غلط استعمال۔

(۱) قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی فرد جو بذریعہ تحریر یا زبانی الفاظ یا ظاہری حرکات کے ذریعے۔

(الف) رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خلیفہ یا صحابی کے علاوہ کسی اور شخص کا امیرالمومنین' خلیفۃ المسلمین یا رضی اللہ عنہ کے طور پر حوالہ دے یا خطاب کرے۔ یا

(ب) رسول اکرم کی زوجہ محترمہ کے علاوہ کسی خاتون کا ام المومنین کے طور پر حوالہ دے یا اس کے لقب سے خطاب کرے۔ یا

(ج) رسول اکرم کے افراد خاندان کے علاوہ کسی شخص کا اہل بیت کے طور پر حوالہ دے یا اس نام سے خطاب کرے۔ یا

(د) اپنی عبادت گاہ کا نام "مسجد" رکھے یا اس نام سے پکارے'

اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانہ کا مستوجب بھی ہوگا۔

(۲) قادیانی یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی فرد جو تحریری یا زبانی الفاظ یا ظاہری حرکات کے ذریعے اپنے مذہب میں مروج عبادت کیلئے بلانے کے طریقہ یا صورت کا بطور "اذان" حوالہ دے یا اسی طرح سے اذان دے جیسے مسلمان اذان دیتے ہیں تو اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین برس تک ہوسکتی ہے نیز وہ جرمانہ کا مستوجب بھی ہوگا۔"

دفعہ ۲۹۸۔ ج کی عبارت اس طرح ہے۔

"۲۹۸۔ ج قادیانیوں کا خود کو مسلمان کہلوانا یا قادیانیت کی تبلیغ کرنا

قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی فرد جو براہ راست یا بالواسطہ طور پر خود کو مسلمان ظاہر کرے' حوالہ دے یا موسوم کرے' یا اپنے عقیدہ کو اسلام کے یا حوالہ دے یا اپنے عقیدہ کی تبلیغ اور اشاعت کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے' خواہ وہ تحریری و زبانی الفاظ یا ظاہری حرکات یا کسی اور طریقے سے ایسا کام کرے جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مشتعل ہوں۔ اسے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی مدت کے لئے دی جائے گی جو تین برس تک ہوسکتی ہے نیز وہ جرمانہ کا مستوجب بھی ہوگا۔"

۳۰۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے احکام اوپر نقل کردیئے گئے ہیں۔ جو اپیل

کنندگان کی برادری کو بعض القابات' اصطلاحات اور خطابات وغیرہ کے استعمال سے جن کا ذکر ان احکام میں موجود ہے منع کرتے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اپیل کنندگان کے فاضل وکیل مسٹر فخرالدین جی ابراہیم نے دفعہ ۲۹۸ کی ذیلی دفعہ (الف) کو چیلنج نہیں کیا۔ ہوم سیکرٹری' ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کے احکام کی رو سے جن کا حوالہ درخواست کی ابتداء میں دیا جاچکا ہے "ان کی سالگرہ کی تقریبات پر صوبہ پنجاب میں پابندی لگادی گئی تھی اور پیرا نمبر ۳ میں درج سرگرمیوں کی ممانعت کردی گئی تھی۔ اس حکم کی غرض و غایت اس آخری ہدایت سے بھی ظاہر ہے جس میں کہا گیا تھا کہ قادیانی کسی ایسی سرگرمی میں ملوث نہیں ہوں گے جس سے براہ راست یا بالواسطہ طور پر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ محولہ بالا پابندیوں سے واضح طور پر ایسی سرگرمیاں مراد ہیں جنہیں سرعام انجام دیا جاتا تھا' نجی طور پر نہیں۔ اس کارروائی کو ایک رٹ پٹیشن کے ذریعے جس میں بنیادی حقوق کی پامالی کو بنیاد بنایا گیا تھا' ہائیکورٹ میں چیلنج کردیا گیا۔ اسلئے ان حقائق کو جو خود اپیل کنندگان کی طرف سے بیان کئے گئے اور جن کی بنیاد پر احکام جاری کئے گئے غیر متنازعہ سمجھا جائے گا۔

دستور کے آرٹیکل ۲۰ کی عبارت اس طرح ہے۔

"۲۰۔ مذہب کی پیروی اور مذہبی اداروں کے انتظام کی آزادی۔"

قانون' امن عامہ اور اخلاق کے تابع رہتے ہوئے:۔

(الف) ہر شہری کو اپنے مذہب کی پیروی کرنے' اس پر عمل کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق ہوگا' اور

(ب) ہر مذہبی گروہ اور اس کے ہر فرقے کو اپنے مذہبی ادارے قائم کرنے' برقرار رکھنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق ہوگا۔"

۳۱۔ یہاں متعلقہ بنیادی حق "مذہب کی پیروی کرنے کی آزادی" ہے' تاہم یہ آزادی قانون' امن عامہ اور اخلاق کے تابع ہے۔ دوسرے ممالک کی عدالتوں نے جہاں اسی طرح کے بنیادی حقوق دئے گئے ہیں' قرار دیا ہے کہ یہ حق دو تصورات پر مبنی ہے۔ ایک عقیدہ کی آزادی اور دوسرے عمل کی آزادی۔ ان میں سے بعض نے اول الذکر آزادی کو مطلق کامحدود اور غیر مشروط قرار دیا ہے جبکہ بعض دوسروں کے خیال میں' وہ بھی قانون وغیرہ کے تابع ہے۔ بہرحال اس بات پر سب متفق ہیں کہ آخرالذکر آزادی' اپنی نوعیت کے لحاظ سے مطلق اور لامحدود نہیں ہے' ان کے بقول افراد کا رویہ قواعد و ضوابط کے تابع رکھا جاتا ہے تاکہ معاشرہ کی حفاظت کی جاسکے۔ پس اس تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے آزادی عمل کی تعریف کرنا لازمی ہے' اس کے برعکس ترکیب "قانون کے تابع رہتے ہوئے" نہ تو مقننہ کو یہ لامحدود اختیار دیتی ہے کہ وہ دستور میں دیئے گئے بنیادی حقوق پر ناروا پابندیاں لگائے یا انہیں سلب کرلے' نہ ہی انہیں معدوم سمجھ کر نظر انداز یا ترک کیا جاسکتا ہے۔ ان دونوں کے مابین ہر معاملہ کے خصوصی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے' معنوی تعبیر کا سہارا لے کر توازن قائم رکھنا ضروری ہے' (دیکھئے

(Jesse cantwell etc. Vs. State of Commecticut 310 Us. 296) نیز

Tikamdas and Others Vs. Divisional Evacue Trust

Committee, Karachi, PLD, 1968 Kar. 701 (F.B)

امریکہ کی سپریم کورٹ نے مقدمہ زیر عنوان

Regnolds Vs. United States (98,US. 145)

میں قرار دیا تھا کہ:۔

"کانگریس کو محض رائے کی بنیاد پر قانون سازی کے پورے اختیار سے محروم کردیا گیا' تاہم کارروائی کرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیا گیا جو معاشرتی فرائض کی خلاف ورزی اور اچھے امن و امان میں خرابی پیدا کرنے کے سلسلے میں درکار ہوتی۔ قوانین' حکومت کیلئے کارروائی کرنے کی غرض سے وضع کئے جاتے ہیں' اور جہاں وہ محض مذہبی عقائد اور آراء' میں مداخلت نہیں کرسکتے' اعمال میں یقیناً' کرسکتے ہیں۔"

"مذکورہ بالا نقطہ نظر اپنانے کے بعد سپریم کورٹ نے مارمنوں کے فرقہ میں مروج تعدد ازدواج پر اس بناء پر پابندی لگانے میں حق بجانب سمجھا کہ ان پر یہ فرض مذہب کی طرف سے عائد ہوتا تھا وہ کوئی مذہبی عقیدہ یا رائے نہیں تھی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مذکورہ بالا پیرے کے آخر حصہ میں ظاہر کی گئی رائے امریکیوں سے مخصوص ہے جہاں مقتدر اعلیٰ عوام ہیں' اللہ تعالیٰ نہیں۔

۳۳۔ بھارتی سپریم کورٹ نے کمشنر ہندو مذہبی اوقاف مدراس بنام سری لکشمندر او غیرہ (اے آئی آر ۱۹۵۴ ایس سی ۲۸۲ صفحہ ۲۹۰) میں مذکورہ بالا نقطہ نظر سے ملتے جلتے موقف کو قبول کرلیا۔ آسٹریلیا کے چیف جسٹس لیتھم نے ایک فیصلہ میں کہا تھا:۔

"مذہب کی حفاظت کیلئے بنایا گیا حکم ایسا نہیں تھا کہ اس کی تعبیر میں اسے مطلق حفاظت سمجھا جاتا اور دستور کی دیگر دفعات سے الگ کرکے جداگانہ طور پر اس کا اطلاق کیا جاتا۔ ان مراعات کا ریاست کے اس اختیار سے سمجھوتہ ہونا چاہئے کہ وہ امن' سلامتی اور اور منظم بود و باش کو یقینی بنانے کے لئے قوت فرمانروائی کو استعمال کرسکے۔ جس کے بغیر شہری آزادیوں کی دستوری ضمانت ایک مذاق بن کے رہ جائے گی۔"

۳۴۔ فیصلے کے صفحہ ۲۹۰ پر ذیل کی رائے کا اظہار کیا گیا "ریاست ہائے متحدہ میں اس دفعہ سے جو مسائل پیدا ہوئے انہیں بڑی حد تک یہ قرار دے کر حل کردیا گیا کہ مذہب کی حفاظت کیلئے بنائی گئی دفعہ مطلق نہیں ہے' جس کی تعبیر اور اطلاق کو دستور کی دوسری دفعات سے الگ تھلگ کیا جاسکے۔ سپریم کورٹ نے تقریر کی آزادی' پریس کی آزادی اور مذہبی آزادی کے متعلق دستور میں دی گئی ضمانت کے حوالہ سے Jones Vs. Ohelika (1942) 316 u.s. 584 میں کہا تھا "یہ حقوق مطلق نہیں ہیں۔ جن کو ان دوسری پسندیدہ مراعات سے جدا کرکے استعمال کیا جاسکے' جن کی حفاظت کا اہتمام اسی دستاویز میں کیا گیا ہے۔" مزید قرار دیا گیا کہ "ان مراعات کو ریاست کے اس حق سے سمجھوتہ کرلینا چاہئے کہ وہ منظم معاشرت کو یقینی بنانے کے لئے اقتدار اعلیٰ کو استعمال کرسکتی ہے جس کے بغیر شہری آزادیوں کی دستوری ضمانت ایک مذاق بن کے رہ جائے گی۔"

صفحہ ۲۹۰ پر مزید کہا گیا تھا کہ:۔

"اس ریاست میں آنے کے بعد ہمیشہ کے لئے تمام انسانوں کو کسی امتیاز یا ترجیح کے بغیر مذہب کی پیروی اور عبادت کرنے کی آزادی حاصل ہوگی۔ تاہم شرط یہ ہے کہ بذریعہ ہذا ضمیر کی جو آزادی عطا کی گئی ہے۔ اس سے یہ مفہوم مراد نہیں لیا جائے گا کہ اسے عیاشی پر مبنی افعال کا بہانہ بنالیا جائے یا ایسے کاموں کا جواز بنالیا جائے جو ریاست کے امن یا سلامتی سے مطابقت نہ رکھتے ہوں۔"

اس سے آگے صفحہ ۲۹۱ پر کہا گیا ہے:۔

"جان سٹورٹ مل نے اپنی کتاب "Essay on Liberty" میں آزادی سے متعلق افکار و نظریات کا تنقیدی جائزہ لیا ہے اور اس موضوع پر اس کی بحث کو اصول کے وقیع اور وزن رکھنے والے اظہار کے طور پر بڑے پیمانے پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ مصنف کو وہ امتیاز کرنا پڑا جو "Liberty" اور "Licence" کے الفاظ کے مابین اکثر کیا جاتا ہے' لیکن عملی طور پر اس کا اطلاق کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ اس نے اعتراف کیا کہ آزادی سے یہ مراد نہیں کہ خود کو ہر وہ کام کرنے کی کھلی چھٹی ہے جو اس کے دل میں آئے کیونکہ ایسی آزادی کے معنی ہوں گے کہ امن و امان غارت ہوجائے گا اور آخرکار خود آزادی کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ اس نے آزادی کی حدود کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "وہ واحد غرض جس کے لئے انسانوں کو انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر اپنا حق استعمال کرتے ہوئے کسی فرد کے عمل کی آزادی میں مداخلت کرنے کی اجازت دی گئی ہے' وہ ذاتی تحفظ ہے۔"

اسی صفحہ پر مزید کہا گیا ہے کہ:۔

"ایسے معمولات اور طرز عمل پر پابندی لگانا ریاست کی طرف سے مذہبی آزادی قائم رکھنے کے عین مطابق ہے جو سول حکومت کے قیام سے مطابقت نہ رکھتے ہوں یا معاشرہ کے مسلسل وجود کیلئے ضرررساں ہوں۔"

۳۵۔ مذکورہ بالا رائے کا اظہار دستور کی دفعہ ۱۱۶ کی تعبیر و توضیح کرتے ہوئے کیا گیا تھا جو کہ اس طرح ہے۔ "کامن ویلتھ (ریاست ہائے آسٹریلیا کی مشترکہ حکومت) کسی مذہب کو سرکاری طور پر منوانے یا کسی مذہبی رسم کو نافذ کرنے یا کسی مذہب پر آزادی سے عمل کی ممانعت کرنے کے لئے کوئی قانون نہیں بنائے گی اور حکومت کے تحت کسی عہدہ یا عوامی ٹرسٹ کیلئے کوئی مذہبی ٹیسٹ نہیں لیا جائے گا جو صلاحیت کے طور پر مطلوب ہو۔"

۳۶- محولہ بالا مقدمہ کے صفحہ ۱۵۵ پر حسب ذیل متعلقہ رائے ملتی ہے۔

"آئینی دفعہ غیر سماجی افعال یا ایسے افعال کا تدارک نہیں کرتی جو خود معاشرہ کے لئے تباہ کن ہوں' جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دستور میں جس مذہبی آزادی و حریت کی ضمانت دی گئی ہے اور تحفظ کا اہتمام کیا گیا ہے' وہ بعض پابندیوں کے تابع ہے۔ جس کی تشریح کرنا عدالت ہائے قانون کا کام اور فرض ہے اور وہ پابندیاں ایسی ہوتی ہیں جو معاشرہ کے تحفظ کیلئے ضروری اور معاشرتی امن کے مفاد میں ہوں۔"

مذہب کی تعریف:

۳۷- پس یہ جاننا لازم ہے کہ مذہب کیا ہے؟ وہ آزادی کیا ہے جو حکومت کے قانو[ن] سے اور کارروائی کرنے کے اختیار کو محدود کرتی ہے۔ اہل علم نے اس لفظ کے مختلف مصادر و ماخذ بتائے ہیں۔ مذہب نظریات' اعمال اور اداروں کا مرکب و مجموعہ ہوتا ہے۔ مذہب نہ صرف عالم روحانیت پر اور ایسی دنیا یا دنیاؤں پر ایمان کے اظہار و اعلان سے عبارت ہے جو ہماری دنیا سے ماوراء ہے۔ آسان مفہوم میں مذہب کا لفظ کسی کے عقیدہ کے بارے میں بولا جاتا ہے' جیسے عیسائیوں کا مذہب عیسائیت' مسلمانوں کا مذہب اسلام' یہودیوں کا مذہب یہودیت اور کیتھولک کا مذہب وغیرہ۔ امریکی سپریم کورٹ نے DariesVs.Beason1890(133)us333 کے مقدمہ میں مذہب کی حسب ذیل تعریف کی ہے۔ "مذہب کی اصطلاح کسی آدمی کے اپنے خالق کے بارے میں نظریات اور اس کی ذات کے احترام و عقیدت اور اس کی مرضی و منشاء کی اطاعت اور کردار کے حوالہ سے عائد ہونے والے فرائض سے تعلق رکھتی ہے۔ اسے اکثر کسی خاص فرقہ کے مسلک یا عبادات کے طریقہ سے گڈمڈ کردیا جاتا ہے۔ تاہم یہ آخر الذکر سے مختلف چیز ہے۔"

۳۸- اس اصطلاح کی پاکستان کے دستور میں اس طرح کی صراحتاً کوئی تعریف نہیں دی گئی' تاہم آرٹیکل ۲۶۰(۳) کی شق (الف) اور (ب) میں "مسلم" اور "غیر مسلم" کی جو تعریف کی گئی ہے' اس سے مذہب کے معانی اخذ کئے جاسکتے ہیں۔ مذکورہ بالا آرٹیکل کی متعلقہ شقیں اس طرح ہیں۔

مسلم اور غیر مسلم کی تعریف

"۲۶۰- تعریفات"

(۳) دستور اور تمام وضع شدہ قوانین اور دیگر قانونی دستاویزات میں تاوقتیکہ موضوع یا سیاق و سباق میں کوئی امر اس کے منافی نہ ہو۔

(الف) "مسلم" سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت و توحید اور رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کامل اور غیر مشروط ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہو اور پیغمبر یا مذہبی مصلح کے طور پر کسی ایسے شخص پر ایمان نہ رکھتا ہو' نہ اسے مانتا ہو' جس نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد نبی کے کسی بھی مفہوم یا تشریح کی رو سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے' اور

(ب) "غیر مسلم" سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو مسلمان نہ ہو' اور اس میں عیسائی' ہندو' سکھ' بدھ یا پارسی فرقہ سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص قادیانی یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی فرد یا کوئی بہائی اور شیڈولڈ کاسٹس میں سے کسی ذات سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص شامل ہے۔"

۳۹- اصطلاح "مذہب" کی تعریف بھارت' امریکہ یا آسٹریلیا میں سے کسی ملک کے دستور میں درج نہیں۔ تاہم بھارتی سپریم کورٹ نے مقدمہ زیر عنوان

Commissioner H.R.R.E Madras VS Lakshmindra

Swammian (AIR 1945. S.C. 282) ——— میں اس اصطلاح کی تشریح یوں کی ہے۔ "مذہب افراد یا برادریوں کے عقیدہ سے تعلق رکھنے والا معاملہ ہے' اس کا خدا پرستی سے متعلق ہونا ضروری نہیں۔ ہندوستان میں ایسے معروف مذاہب موجود ہیں مثلاً بدھ مت اور جین مت' جو خدا پر ایمان نہیں رکھتے۔ مذہب کی بنیاد بلاشبہ عقائد یا نظریات کے نظام پر ہوتی ہے جنہیں اس مذہب کے ماننے والے اپنی روحانی اصطلاح میں ممد و معاون سمجھتے ہیں۔ تاہم یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ مذہب کی حقیقت عقیدہ کے بارے میں نظریہ کے علاوہ کچھ نہیں۔ کوئی مذہب اپنے پیروکاروں کیلئے نہ صرف ضابطہ اخلاق طے کرسکتا ہے بلکہ یہ ایسی رسوم و رواج تقاریب اور عبادت و پرستش کے طریقوں کا تعین بھی کرسکتا ہے جنہیں مذہب کے لازمی اجزاء سمجھا جاتا ہے۔ یہ رسوم اور صورتیں بڑھ کر خوراک اور لباس سے متعلق معاملات کا بھی احاطہ کرسکتی ہیں۔"

۴۰- سپریم کورٹ نے فیصلہ کے پیرا نمبر ۱۹ میں کہا:- "پہلی بات یہ ہے کہ کسی مذہب کے لازمی ارکان کیا ہوتے ہیں' اس کا تعین بنیادی طور پر خود اس مذہب کے نظریات کے حوالہ سے کیا جاتا ہے' اگر ہندو مذہب کے کسی فرقہ کے احکام میں کہا گیا ہو کہ بت کے سامنے خوراک کا نذرانہ دن کے فلاں اوقات میں پیش کیا جائے گا' ایسی وقفہ داری رسوم ایک خاص طریقہ سے اور سال کے ایک خاص دن منائی جائیں' یا یہ کہ مقدس کتابوں کو ہر روز پڑھنا چاہئے یا مقدس آگ کو چڑھاوا پیش کرنا' ان تمام معمولات کو مذہب کا جزو سمجھا جائے گا اور محض یہ حقیقت کہ ان پر رقم خرچ ہوتی ہے' ان کو لادینیت پر مبنی نہیں بنا سکتی۔"

۴۱- عدالت نے اس بات کا تذکرہ کرنے کے بعد کہ امریکہ اور آسٹریلیا کی عدالتیں کسی بھی قسم کی پابندی سے پاک' غیر مبہم الفاظ میں مذہب کی آزادی کا اعلان کرچکی ہیں' درج ذیل رائے کا اظہار کیا:-

"آرٹیکل ۲۵ اور ۲۶ کی زبانی بڑی حد تک صاف ہے' جس سے ہم غیر ملکی استادی مدد کے بغیر یہ طے کرسکتے ہیں کہ کون سے امور مذہب کے دائرہ اثر میں آتے ہیں اور کون سے نہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں' ہمارے دستور میں مذہب کی آزادی محض مذہبی عقائد تک محدود نہیں' بلکہ یہ مذہبی معمولات پر بھی ان پابندیوں کے تابع رہتے ہوئے جو خود دستور نے عائد کی ہیں حاوی ہے۔"

۴۲- اس کے بعد عدالت نے اس سوال کو' کیا کہ آیا بعض معاملات مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اور اس سلسلے میں اس نتیجہ پر پہنچی۔ "یہ معاملات یقیناً مذہب سے متعلق نہیں ہیں اور ان احکام کے جواز کی بابت کیا گیا اعتراض سراسر بے بنیاد لگتا ہے۔" اسی عدالت نے درگاہ کمیٹی بنام حسین علی (اے آئی آر ۱۹۶۱ ایس سی ۱۴۰۲) میں جو فیصلہ صادر کیا' نمبر ۳۳ میں جسٹس گجندر گاڈکر نے تحریر کرتے ہوئے لکھا:- "اس نکتہ پر بحث کرتے ہوئے ایک انتباہی نوٹ لکھنا اور یہ کہنا بے محل نہ ہوگا کہ زیر بحث معمولات کو مذہب کا ایک جزو قرار دینے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مذکورہ مذہب میں انہیں اس مذہب کے لازمی ارکان اور اجزائے تکمیلی سمجھا جاتا ہو' ورنہ لادینی معمولات کو بھی جو کہ مذہب کا لازمی اور تکمیلی جزو نہیں' مذہبی روپ دیا جاسکتا ہے اور یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ انہیں مذہبی معمولات سمجھا جائے۔ اسی طرح ایسے معمولات بھی ہیں چاہے وہ مذہبی ہوں' جو محض وہمی عقائد کی بنیاد پر وجود میں آئے ہیں اور اس مفہوم میں وہ غیر متعلقہ اور غیر ضروری ہیں' تاوقتیکہ ایسے معمولات کسی مذہب کا لازمی اور تکمیلی جزو ثابت نہ کئے جائیں' ان کے تحفظ کے بارے میں دعویٰ کا احتیاط سے جائزہ لینا ہوگا۔ بالفاظ دیگر یہ تحفظ ایسے مذہبی معمولات تک محدود ہونا چاہئے جو اسی مذہب کے لازمی اور تکمیلی اجزاء ہوں' دوسروں کیلئے نہیں۔"

۴۳- اسی عدالت نے جگدیش آنند بنام پولیس کمشنر کلکتہ (اے آئی آر ۱۹۸۴ ایس سی ۵۱) میں قرار دیا ہے۔ "عدالتوں کو یہ طے کرنے کا اختیار حاصل ہے کہ آیا کسی خاص رسم یا رواج کو کسی مخصوص مذہب کے احکام کی رو سے اس کا لازمی جزو سمجھا جاتا ہے یا نہیں۔" "جیسا کہ ہم غیر ملکوں کی لادینی عدالتوں کے فیصلوں میں دیکھ چکے ہیں کہ اگرچہ مذہبی معمولات کو "مذہبی آزادی" کے پردے میں تحفظ فراہم کیا جاتا ہے تاہم اس کے تحت صرف ایسے معمولات آتے ہیں جو مذہب کے لازمی اور تکمیلی ارکان ہوں۔ مزید قرار دیا گیا ہے کہ اس امر کا تعین کرنا عدالتوں کا کام ہے کہ آیا کوئی خاص عمل مذہب کا لازمی اور تکمیلی جزو ہے یا نہیں؟ معاملہ کی اس نوعیت کے پیش نظر ان معمولات کو اس طرح عدالت کے اطمینان کے لئے مستند مذہبی حوالوں سے اسی طرح بیان کرنا اور ثابت کرنا ہوگا۔

۴۴- اسلئے اپیل کنندگان کو پہلے ان معمولات کی تفصیل بتانی چاہئے تھی جو وہ صد سالہ جشن کے موقع پر ادا کرنا چاہتے تھے' پھر یہ ثابت کرنا چاہئے تھا کہ وہ معمولات ان کے مذہب کے ناگزیر اور تکمیلی اجزاء ہیں۔ اس کے بعد ہی عدالت ایسا اعلان کرسکتی تھی کہ ان معمولات کی ادائیگی میں متنازعہ حکم یا انتظامی احکام کے تحت غیر قانونی رکاوٹ ڈالی گئی تھی۔ اپیل کنندگان کو یہ وضاحت کرنی چاہئے تھی کہ القابات وغیرہ اور مختلف تقریبات جو وہ منانا چاہتے تھے' ان کے مذہب کا جزو لاینفک ہیں اور یہ کہ انہیں صرف اعلانیہ یا لوگوں کی نظروں کے سامنے سڑکوں اور

گلیوں میں عام مقامات پر ہی منایا جاسکتا ہے؟

۴۵۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر متنازعہ قانون قانون سازی کا جائز جزو ہے اور مسئول ایسان نے متنازعہ کاروائی امن و امان کے مفاد میں کی تھی تو جب تک یہ ثابت نہ کیا جائے کہ وہ اقدامات بدنیتی سے کئے گئے یا حقیقی جواز کے بغیر تھے' بنیادی حقوق کی پامالی کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس نکتے پر لاگو ہونے والے قانون کی عدالتوں میں خاصی تشریح ہو چکی ہے۔ اسلئے ان کا حوالہ دینا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا۔

۴۶۔ چیف جسٹس لاتھم (Lathem) نے یہوواہ (Jehovah) کے گواہوں سے متعلق مقدمہ بعنوان "Adelaid vs. Commonwealth" میں جس کا حوالہ پہلے دیا جاچکا ہے' آسٹریلوی دستور کی دفعہ ۱۱۶ کے مندرجات کو زیر بحث لاتے ہوئے' جو دیگر باتوں کے علاوہ حکومت کو "کسی مذہب پر آزادانہ عمل کرنے" سے روکنے کی ممانعت کرتے ہیں' درج ذیل رائے کا اظہار کیا تھا۔

۱۔ دفعہ ۱۱۶ اقلیتوں' خصوصاً "غیر مقبول اقلیتوں کے مذہب (یا اس کی عدم موجودگی) کا بچاؤ کرتی ہے (صفحہ ۱۲۴) گو یہ درست ہے کہ اس بات کا تعین کرتے وقت کہ مذہب کیا ہے اور کیا نہیں ہے لفظ مذہب پر لازماً غور کرنا چاہئے۔

۲۔ دفعہ ۱۱۶ معمولات کے ساتھ ساتھ عقائد کا تحفظ بھی کرتی ہے۔

۳۔ جہاں تک مذہب پر آزادانہ عمل کا تعلق ہے "آزادانہ" سے "کھلی چھٹی" مراد نہیں ہے۔ آزادی کے تصور کو محض ایک خاص سیاق و سباق میں ہی کہا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر آزادانہ تقریر کے یہ معنی نہیں کہ پر ہجوم مجمع پر "آگ آگ" کا شور مچا کر لوگوں میں اضطراب پھیلا دیا جائے۔ اسی طرح جیسا کہ مختلف امریکی مقدمات سے ظاہر ہے مذہب پر آزادانہ عمل افراد کو ان کے مذہبی عقائد کی بنا پر اختیار نہیں دیتا کہ وہ ملکی قانون کی دھجیاں بکھیر دیں۔

۴۔ ہائیکورٹ اس وقت ثالثی کے فرائض انجام دیتی ہے جب مقننہ کا بنایا ہوا کوئی قانون مذہبی آزادی میں ناجائز طور پر خلل ڈالتا ہے۔ اس طرح مذہب کی حفاظت کیلئے معاشرہ کو انتشار میں مبتلا کئے بغیر عملی اقدام کی منظوری دینا ممکن ہو جاتا ہے۔"

۴۷۔ اسلئے عدالت نے قرار دیا کہ یہوواہ کے گواہوں نے فوجی ذمہ داری کے معنوں میں حکومت سے عدم تعاون کے لئے جو اصول بیان کیا' وہ معاشرہ کے دفاع کیلئے ضرر رساں تھا اور دفعہ ۱۱۶ نے اسے تحفظ فراہم نہیں کیا' پس وہاں جو اصول وضع کیا گیا وہ یہ ہے کہ سول فرائض عائد کرنے والے قانون کو مذہبی آزادی میں خلل ڈالنے والا قانون نہیں کہا جاسکتا۔

۴۸۔ جسٹس ہگس (Hughes) نے بھی مقدمہ بعنوان

Willis Cox vs. Naw Hampshire (1941 - 312 US. 569)

میں اس اصول کو اس طرح بیان کیا ہے۔ "کوئی قانون جو عام گلیوں کو پریڈ یا جلوس کیلئے استعمال کرنے والے افراد سے تقاضا کرتا ہو کہ اس کیلئے خصوصی اجازت حاصل کریں' کسی مذہبی عبادت یا مذہب پر عمل میں کوئی خلاف دستور مداخلت تصور نہیں ہوگا' جب اس کا اطلاق ایسے گروہ پر کیا جائے جو مذہبی عقائد پر مشتمل بیلے کارڈز اور نشانات اٹھائے ایک قطار میں فٹ پاتھ پر مارچ کر رہا ہو۔"

۴۹۔ ہم نے مذکورہ بالا نقطہ نظر کی حمایت میں ایسے ممالک کا حوالہ دیا جو لادین اور معتدل مزاج ہونے کے مدعی ہیں' مذہبی یا کٹر مذہب پرست نہیں ہیں۔ بھارت کی سپریم کورٹ نے محمد حنیف قریشی و دیگران بنام ریاست بہار اے آئی آر ۱۹۵۸ ایس سی ۷۳۱) کا ای مقدمہ میں انہی اصولوں کا اطلاق کرتے ہوئے قرار دیا کہ بعض قوانین سے جن کے تحت بعض جانوروں کے ذبیحہ پر پابندی لگائی گئی ہے' مسلمانوں کو آرٹیکل ۲۵ کے تحت حاصل بنیادی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی کیونکہ اس دعویٰ کی تائید میں کوئی مواد موجود نہیں کہ بقر عید کے روز مسلمانوں کے لئے گائے کی قربانی کرنا لازمی ہے یا مسلمانوں کیلئے اپنے عقیدہ و نظریہ حیات کے اظہار کیلئے ایسا کرنا اسلام کی رو سے کوئی پسندیدہ بات ہے۔

۵۰۔ اسی عدالت نے مقدمہ زیر عنوان

Acharya Jagdish-waranand Avadhutta. vs. Commissioner of Police. Calcutta.

(اے آئی آر 1984

ایس سی 51) میں قرار دیا تھا کہ:۔ "اگر اس بات کو درست تسلیم کرلیا جائے کہ "تانڈوا" (Tandava) رقص کو آنند مارگ کے پیروکار کیلئے مذہبی حق کے طور پر مقرر کیا گیا ہے' تب بھی اس کا یہ لازمی نتیجہ نہیں نکلتا کہ تانڈوا رقص کو عام پبلک میں پیش کرنا مذہبی رسم کا حصہ ہے' پس یہ دعویٰ کہ درخواست گزار کو دستور کے آرٹیکل ۲۵ یا ۲۶ کے مفہوم میں عام گلیوں اور عام مقامات پر ایسا رقص کرنے کا بنیادی حق حاصل ہے' قابل استرداد ہے۔"

۵۱۔ امریکی عدالتوں نے اسی طرح کی صورتوں کی بابت قرار دیا کہ اس سے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی کے آئینی حق کی خلاف ورزی نہیں ہوتی۔ جناب شریف الدین پیرزادہ نے اپنی تصنیف

"Fundamental Rights and Constitutional Remedies in Pakistan"

(اشاعت 1966) صفحہ 313' 314 اور 317 پر لکھا ہے۔

(i) "مقدمہ بعنوان

Hamilton Vs. Board of Regents of university of California. (1934, 293, US 245)

میں طلباء نے سپریم کورٹ سے اپیل کی تھی کہ یونیورسٹی کی طرف سے لازمی فوجی تربیت کے بارے میں بنایا گیا قانون ان کے مذہبی عقیدہ کے منافی ہے تو عدالت نے ان کے دعویٰ کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ "حکومت پر عوام کی طرف سے یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے اختیارات کے اندر رہتے ہوئے امن و امان قائم رکھے' اور قانون کے نفاذ کو یقینی بنانے کی غرض سے اپنے لئے معقول قوت بہم پہنچائے۔ اسی طرح ہر شہری پر اس کی صلاحیت کے مطابق یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تمام دشمنوں کے مقابلہ میں حکومت کی مدد اور اس کا دفاع کرے۔"

باقی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں

بقیہ۔ طب و صحت۔ انڈا

انڈا مختلف طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن ابال کر یا بھون کر کھانے سے انڈے کی غذائیت سو فیصد محفوظ رہتی ہے۔ تل کر کھانے سے انڈے کی غذائیت کا کچھ حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ انڈے کی زردی اور سفیدی دونوں چیزیں استعمال کرنی چاہئیں۔ انڈا ایک اچھی غذا تو ہے ہی ساتھ ہی یہ دواؤں میں بھی کام آتا ہے۔ خون کی کمی دور کرنے کے لئے کچے انڈے کو دودھ کے ساتھ ملا کر کھانے سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔

انڈا رکھنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اس کو کھڑا رکھا جائے اور چوڑا حصہ اوپر کی طرف رہے تاکہ انڈے کی جھلی پھٹنے نہ پائے کیونکہ پتلے حصے کی طرف اندر ایک جھلی ہوتی ہے جھلی اور انڈے کی دیوار کے درمیان گیس ہوتی ہے جھلی پھٹنے سے گیس نکل جاتی ہے۔ جس سے انڈا خراب ہو جاتا ہے بہتر تو یہ ہے کہ انڈے کو انڈے دان میں رکھا جائے۔ انڈے کو ہمیشہ ٹھنڈی جگہ پر رکھنا چاہئے کیونکہ انڈے پر گرمی کا بہت اثر ہوتا ہے دراصل گرمی میں فضائی درجہ حرارت بڑھ جانے کے سبب انڈے کے اندر دباؤ بڑھ جاتا ہے جو زردی اور سفیدی کو متاثر کردیتا ہے۔ اور اس وجہ سے خراب ہو جانے پر سفیدی اور زردی میں ایک خاص قسم کی بو پیدا ہو جاتی ہے۔ خراب ہو جانے پر انڈے کی کثافت گھٹ جاتی ہے۔ اس لئے انڈا پانی میں ڈالنے پر تیرنے لگتا ہے۔ یہ خراب انڈے کی علامت ہوتی ہے۔

انڈوں کو زیادہ دنوں تک محفوظ رکھنے کے لئے اسے چونے کے پانی میں ڈبو کر رکھنا چاہئے۔ کسی قسم کے تیل میں ڈبو کر بھی رکھا جاسکتا ہے۔ انڈوں کو استعمال کرنے سے قبل مندرجہ ذیل طریقہ سے اس کی پہچان کرلی جائے تو بہتر ہے۔

ا۔ انڈے کو نمک ملے پانی میں ڈالیں۔ اچھا انڈا پانی میں ڈوب جائے گا اور خراب انڈا پانی میں تیرتا رہے گا۔

۲۔ انڈے کو کسی تیز روشنی کی طرف ہاتھ میں پکڑ کر دیکھیں۔ اس میں کوئی دھبہ نہیں دکھائی دینا چاہئے۔
۳۔ جب انڈا توڑا جائے تو اس کی سفیدی صاف اور اس کی زردی میں خون کے دھبے نہ ہوں۔ صاف' پیلی و ٹھوس ہونی چاہئے۔

بقیہ۔ حقیقت پسند جذباتی مرزائی

اور کذاب ہے۔(ازالہ اوہام ص ۹۰)(پھر کشتی نوح والے ذرائے کی کیا ضرورت تھی۔ ناقل)

اور سنئے۔ میں نے لکھا تھا۔

مثلاً" صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔(ازالہ ص ۸۹)

ہاں دمشق میں عند المنارہ اترنے والی حدیث مسلم میں موجود ہے۔(ازالہ ص ۳۴)

ممکن ہے آئندہ کسی زمانہ میں کوئی مسیح آجاوے۔(ازالہ ص ۳۹)

میرے جیسے ۱۰ ہزار اور بھی مثیل مسیح آسکتے ہیں۔(ازالہ ص ۱۹۹)

ممکن ہے وہ بھی آجائے جو روضہ رسولؐ میں مدفون ہو۔(ازالہ ص ۴۷۰)

اب بلا الو! کچھ سمجھ شریف میں آیا۔ میں نے کیا کچھ نہیں لکھا۔ سب کچھ لکھا۔ پولوس کی طرح ہر کام کیا۔ دیکھو رومیوں ۳:۷ اور کرنتھیوں اول ۹:۲۰

اور سن لے۔ میں نے تو یہ بھی لکھ دیا تھا کہ۔

پہلے خدا نے مجھے مسیح بنایا پھر جب لوگ مسیح کے پیار سے متاثر نہ ہوئے تو مجھے موسیٰ بنادیا گیا تاکہ سختی سے لوگوں کو درست کیا جائے۔(تتمہ حقیقتہ الوحی ص ۸۴)

ارے بدبخت! اگر میں نے بالفرض دعویٰ مسیحیت کیا بھی تھا تو بعد میں اس سے آگے بڑھ کر موسویت کا دعویٰ کردیا تھا۔ پہلے مقام سے ترقی کرکے اگلے گریڈ میں چلا گیا تھا اور تم ہمیشہ اندھے ہی رہے۔ مرغے کی ایک ہی ٹانگ بتاتے رہے۔ بے نصیبو! میں نے ابوزید سروجی کے کردار سے متاثر ہو کر پیٹ کی جہنم بھرنے کے لئے مختلف بہروپ بھرے تھے۔ تمہیں کس مردود اور لعین نے میری ہر گپ کو سچ تسلیم کرنے پر مجبور کردیا تھا۔ کیا تمہاری اپنی کھوپڑی نہ تھی کہ تم بھی کچھ نشیب و فراز دیکھ کر میرے پیچھے چلتے۔ واقعی تم جیسے عاقبت نااندیشوں کا یہی حشر ہونا چاہئے تھا جو اب ہوا ہے۔ اب جاؤ اپنی حماقت کا ماتم کرتے رہو۔ حقیقت میں نہ تو میں مجدد تھا' نہ مہدی' نہ مسیح اور نہ ہی کسی قسم کا نبی و رسول کیونکہ قرآن و حدیث میں حقیقت واضح کردی گئی تھی' جس میں کوئی کھیلا نہیں چل سکتا تھا۔ میں نے تو محض بطور شغل اور بہروپ کے یہ تمام کھیل کھیلے تھے اور تم نادان اسے حقیقت جان کر اپنا بیڑہ غرق کر بیٹھے۔"

بقیہ۔ تہذیب دین کا سرچشمہ

کرلیا۔ اسلام اپنے مضبوط اصولوں اور اپنی صداقتوں کے زور سے زمین کے مختلف حصوں میں پھیل گیا۔ اسلام نے سکھلایا کہ تہذیب وہ ہونی چاہئے کہ جسکے ہر پہلو سے اللہ کی یاد وابستہ رہے۔ اسلامی تہذیب سامان تعیش پر فخر نہیں کرتی بلکہ اپنی سادگی پر فخر کرتی ہے۔ جس تہذیب میں بناوٹ' تکلف تصنع فضول خرچی اور عیاشی کو دخل ہوا سے ہم اسلامی تہذیب نہیں کہہ سکتے۔ ہمارے کاروان تہذیب کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان **الفقر فخری** بانگ درا ہے۔ غیر اسلامی تہذیب نے ہمارے لئے اقتصادی مشکلات پیدا کیں یہ بہت مہنگی تہذیب ہے' اقتصادی مشکلات کا واحد حل اسلامی تہذیب ہے جو سادہ اور سستی ہے۔

یورپین تہذیب نے اپنے ذاتی مفاد کی خاطر جھوٹ مکرو فریب اور ظلم و ستم سے کوئی پرہیز نہیں کیا۔ آج دنیا میں جس قدر برائیاں پھیلی ہوئی ہیں وہ سب یورپین تہذیب کی دین ہیں۔ زنا گانا بجانا فحاشی' بے حیائی عریانیت ان کی تہذیب ہے۔ ان کے معصوم بچے اپنے ماؤں کی راحت بخش گودوں اور ان کے حقیقی پیار سے محروم ہیں۔

مسلمانوں کی تہذیب وہی ہے جو اس کے مسلمان ہونے کو نمایاں کرے۔ اگر اسلام پر چلنا ہے اور مسلمان ہو کر رہنا ہے تو اسلامی تہذیب اپنایئے۔

بقیہ۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ

ملی ہوئی ہیں۔ ملک کے اعلیٰ عہدوں پر ان مرتدوں کا قبضہ ہے اور خدا جانے کہ سنت صدیقؓ کو پورا کرنے والا اسلامی حکمران کب پیدا ہوگا؟

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار صدیقؓ نے اپنی ساری زندگی اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گزار دی اور محبت رسولؐ کو مقدم جانا اور وفات کے وقت بھی محبت رسولؐ کا جذبہ غالب رہا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ تجہیز و تکفین کے متعلق فرمایا کہ اس وقت جو کپڑا بدن پر ہے اسی کو دھو کر کفن دینا۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کی کہ یہ تو پرانا ہے۔ کفن کے لئے نیا ہونا چاہئے۔ فرمایا زندے مردوں کی نسبت نئے کپڑوں کے زیادہ حقدار ہوتے ہیں۔ اس کے بعد پوچھا کہ آج کون سا دن ہے۔ لوگوں نے جواب دیا دوشنبہ۔ پھر پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کس روز ہوا تھا۔ کہا گیا کہ دوشنبہ کے روز۔ فرمایا میری آرزو ہے کہ آج رات تک اس عالم فانی سے رحلت کرجاؤں۔ چنانچہ یہ آخری آرزو بھی پوری ہوئی۔ تریسٹھ برس کی عمر میں ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ کو رہ گزین عالم جاوداں ہوئے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ حضرت عثمانؓ' حضرت طلحہؓ' حضرت عبدالرحمٰن' حضرت عمر فاروقؓ نے قبر میں اتارا اور اس طرح سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا رفیق زندگی آپؐ کے پہلو میں مدفون ہو کر دائمی رفاقت کے لئے جنت میں پہنچ گیا۔ رب کائنات جمیع مسلمانوں کو مجاہد ختم نبوت خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے(آمین)۔

بقیہ۔ محمدؐ کا پیغمبرانہ کام

یہ کہہ کر اپنے اوپر لے لی کہ تمام مخلوق خدا کی اولاد ہے تو خدا کا سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی اولاد کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔ خاندانی اور ازدواجی اصلاحات بھی اس کی نظر سے پوشیدہ نہ رہیں۔ اس نے نکاح و وراثت کے احکام مقرر کئے' عورت کا مرتبہ بلند کیا' نزاعات اور مقدمات کے فیصلہ کے قوانین بنائے' بیت المال کا انتظام قائم کرکے قومی دولت کو بیکار نہ ہونے دیا' علم کی اشاعت اور تعلیم اس کی کوششوں کا بڑا حصہ رہی' اس نے حکمت کو ایک مومن کا گمشدہ مال قرار دیا' اسی سبب سے مسلمانوں نے اپنی ترقی کے زمانہ میں ہر دروازہ سے علم حاصل کیا۔ کیا ان کارناموں کا انسان دنیا کی سب سے بڑی ہستی قرار نہ پائے گا؟"

انگلستان کے مشہور انشاء پرداز کارلائل نے اپنے "ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ" میں لاکھوں پیغمبروں اور مذہب کے بانیوں میں صرف محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کے وجود گرامی کو اس قابل سمجھا کہ وہ آپ کو نبوت کا ہیرو قرار دے۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کا مضمون نگار "محمد" آپؐ کی نسبت کہتا ہے۔

"قرآن سے اس شخص کے روحانی ارتقا کا پتہ چلتا ہے' جو تمام نبیوں اور مذہبی لوگوں میں سب سے زیادہ کامیاب رہا۔"

(انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا طبع یازدہم مضمون "قرآن" ج ۱۵ ص ۸۹۸)

الغرض دوست و دشمن' سب کو اس کا اعتراف ہے کہ انبیاءؑ میں یہی برگزیدہ ہستی ہے جس نے کم سے کم مدت میں اپنی بعثت اور رسالت کے زیادہ سے زیادہ فرائض ادا کئے اور اصلاحات انسانی کا کوئی گوشہ ایسا نہ چھوڑا' جس کی تکمیل اس کی تعلیم اور عمل سے نہ ہوگئی ہو اور یہ اس لئے کہ تمام انبیاءؑ میں خاتم نبوت' تکمیل دین اور آخری معلم کی حیثیت آپ ہی کو عطا ہوئی تھی۔ اگر انسان کی عملی و اخلاقی و دینی ضرورتوں کا کوئی گوشہ آپ کے فیض سے محروم رہ کر تکمیل کا محتاج ہوتا تو آپ کے بعد بھی کسی آنے والے کی حاجت باقی رہ جاتی' حالانکہ آپ نے فرمادیا کہ۔

"میرے بعد کوئی نبی نہیں' میں نبوت کی عمارت کی آخری اینٹ ہوں۔"

A QUESTION
TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want:	Your money should be spent on making Muslims into Apostates?
Certainly your answer will be:	No.
But you are!	Unintentionally, unknowingly.
How:	In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.
Do you know:	A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.
What work this Centre does:	It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.
Alas:	Your money is used against your very Deen and you are unaware.
Realise:	You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

O SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

تحفۂ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے نائب امیر اوّل
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ رحمۃ اللہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرہویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے پندرھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدۂ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر، آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی و المسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی، نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے

○ قادیانی، مذہب سے لے کر سیاست تک، مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے

دینی اداروں، علماء، مناظرین، وکلاء
تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے

○ صفحات ۷۰۰
○ کاغذ عمدہ
○ کمپیوٹر کتابت
○ خوبصورت رنگین ٹائٹل
○ عمدہ اور پائیدار جلد
○ قیمت =/۱۵۰ روپے
جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے
رعایتی قیمت =/۱۰۰ روپے
ڈاک خرچ بذمہ دفتر
○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری
مجلس کے مقامی دفاتر
سے بھی طلب کریں

ملنے کا پتہ : مرکزی ناظم اعلیٰ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان ☎ 40978